ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ

تحفۃ الموحدین

من تصانیف امام العلماء قدوۃ الفضلاء واحد محدثین عرب و عجم
قطب سمار الشرف والکرم ہادی الخلق الی سواء السبیل مصداق خلفائے
علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل موشگاف سرائر طریقت بیضاء مورد حدیث
العلماء ورثۃ الانبیا۔ سرمست بادۂ عرفان رموزدان اسرار فرقان۔
مدرس ملاء ملکوتیہ۔ موئید فرقہ ناسوتیہ۔ موثق امور جبروتیہ مدقق دقائق
لاہوتیہ۔ قطب الاقطاب وقدوۃ الاوتاد۔ ذوالتصانیف والارشاد
محقق الحق ومبطل اباطیل المذہب مولینا واماما حضرت مولوی
حافظ شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی قدس سرہ

جسکو فاضل متین عالم عدیم النظیر جناب مولانا مولوی حافظ محمد رحیم بخش صاحب نے
اردو سلیس زبان میں ترجمہ کیا اور

اکمل المطابع دہلی میں چھپا

جملہ حقوق بذریعہ رجسٹری محفوظ ہیں

جوہر الایقان فی حفظ الایمان

یہ کتاب عجیب و غریب بلکہ قابل دید بزبان اُردو جسمیں غیر مقلدین کے تمامی عقائد و مقاصد ظاہر کرکے نہایت عمدگی کے ساتھ جوابات لکھے ہیں اور کسی قدر حال عبد الوہاب نجدی کا بھی لکھا ہے اور جن مسائل فاتحہ سوم و چہلم و زیارت مزارات و مشاہدات متبرکہ و حکم طواف و بوسہ و مولود شریف و بحث شفاعت و قیام و ندائے غیر خداوند و نیاز و بیان معنی شرک و بدعت وغیرہ میں گفتگو ہی۔ اسکو نہایت شرح و بسط کے ساتھ مدلل و محقق قرآن و حدیث و اقوال علمائے سابقہ سے جنکے اقوال طرفین کے نزدیک قابل تسلیم ہیں ثابت کیا ہی۔ اس کتاب کی پوری تعریف مولوی ابو محمد عبد الحق صاحب مصنف تفسیر حقانی کی تقریظ ثابت کر رہی ہے۔ اگر ناظرین اس کتاب کو بغور دیکھینگے تو انصاف سے کہدینگے کہ آجتک ایسی حاوی اور مفصل مع دلائل قاطعہ و حجج ساطعہ کوئی کتاب نہیں چھپی۔ غرضکہ ایسی نادر و لاجواب کتاب کہ ہر مسلمان کو اس کتاب کا اپنے پاس رکھنا ضروری ہی چھپکر تیار ہوگئی ہی بلکہ بہت کم جلدیں باقی ہیں ناظرین درخواستیں بھیجکر طلب فرمائیں قیمت مع محصول ڈاک ۱۴ر فیس منی آڈر ۲ر ہے

کشت زار

یہ کتاب جسکو فن طب میں بیمثل اور لاجواب کہنا کسیطرح مبالغہ نہیں ہوسکتا ہمارے مطبع میں چھپی ہوئی موجود ہے۔ آپنے اس فن کی چھوٹی بڑی عربی فارسی بہت سے کتابیں دیکھی ہونگی مگر جس کتاب کی بابت ہم آپ کی سمع خراشی کر رہی ہیں یہ اپنی فن میں ایک انوکھی اور نرالی ہی کتاب ہی۔ ہم اسکی تمام خوبیاں بیان کرکے آپکا عزیز وقت ضائع کرنا نہیں چاہتے مگر مختصراً اتنا کہے بغیر رہ بھی نہیں سکتے کہ یہ کتاب جناب زبدۃ الحکما حکیم محمد وارث علیخان صاحب مرحوم کی تصنیف سے ہی فاضل مصنف نے طب کی جملہ دشوار گزار گھاٹیوں کو مشقت کی خس و خاشاک سے پاک و صاف کرکے دماغ سے لیکر پاؤں تک کی تمام امراض نہایت تفصیل و تشریح کے ساتھ بیان فرمایا اور ہر مرض کے متعلق صرف وہی نسخے درج کئے ہیں جو علامہ مصنف کے بارہا تجربہ میں آچکے ہیں یا جو اسکے معزز اور نامور خاندان [illegible] سب سے بڑی خوبی ہمیں یہ ہی کہ اکثر امراض کا علاج جڑی بوٹیوں سے زیادہ بتایا گیا ہی۔ اگر آدمی کو طب سے کچھ بھی مس ہو [illegible] علم طب سے کچھ نفع اٹھانا چاہئے ہیں تو اس کتاب کو ضرور خریدیئے اور گھر بیٹھے بے کھٹکے علاج کیجئے۔ باوجود [illegible] بہت کم یعنی ۶ر محصول ڈاک بذریعہ ویلیو پی ایبل ۳ر تفسیر حقانی یہ تفسیر سات جلدوں میں ختم ہوئی [illegible] مقدمہ کہتے ہیں عہ ۴ر اور باقی ہر ایک جلد کی قیمت ۲ر ساتویں جلد زیر طبع ہی ۶ جلد کے خریدار کو عہ [illegible] ہونگے

AZAD LIBRARY ALIGARH

M.A.LIBRARY, A.M.U.
PE11836

یا فتاح

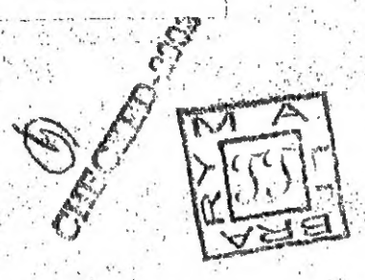

۱۱۸۳۶

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کو زبانہا کہ شکر ہادی مطلق بجا آریم و کجا دستی کہ تحریر
ثنایش ہمت گماریم کہ مایانرا از طلاطم امواج
شرک بر کنارۂ توحید بر آوردہ بآنکہ یک جہان غرقہ
بطوفان اوست و یک عالم سرگشتہ بیابان او
و درود نامعدود بحضور سرور کائنات کہ بغیر از
اتباعش برای نجات بنی آدم طریقۂ دیگر نیست
و بر آل و اصحابش کہ اتباعش عین پیروی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اما بعد ولی اللہ دہلوی فصلی چند
بدفع شرک و اقسامش میگوید و انصرامش از واحد
حقیقی میجوید **فصل اول** در دفع اقوال آنانکہ
از کلام اللہ و کلام رسول اللہ بحیلہ اعراض میکنند
و دعوی مسلمانی مینمایند بیانش آنکہ بعضی میگویند
کہ کلام اللہ و حدیث را آنکس بفہمد کہ علوم بسیار و کتب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہماری زبانیں کہان ہین کہ ہادی مطلق کا شکریہ بجا
لائین اور ہاتھ کہان کہ اوسکی تعریف لکھنے مین ہمت
مقرر کرین وہ ہم کو شرک کی موجون کی طلاطم سی توحید کے
کنارہ پر لایا باوجودیکہ ایک جہان اوسکی طوفان مین ڈوبا ہوا اور
ایک عالم اوسکے بیابان مین حیران و پریشان ہی اور بیشمار
درود اوس حضور مخلوق کی سردار پر جسکی بدون فرمانبرداری
بنی آدم کی نجات کی واسطی اور کوئی راہ نہین اور اوسکی آل و
اصحاب پر جنکی اطاعت عین اطاعت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
ہی حمد و صلوٰۃ کی بعد ولی اللہ دہلوی چند فصلین شرک اور اوسکے
اقسام کی رد مین بیان کرتا اور اوسکا اتمام واحد حقیقی سی
ڈھونڈتا ہی **پہلی فصل** اون لوگون کی اقوال کی رد مین جو کسی
نہ کسی حیلہ سی کتاب اللہ اور حدیث رسول خدا سی انکار کرتی اور
منہ پھیرتے ہین پھر اوسپر مسلمانی کا دعوی ابھی کرتی ہین

CHECKED 1996-97

ALIGARH.

بیشمار خواندہ باشد و علامۂ زمان بود بجواب
آنہا خدائیتعالیٰ مے فرماید هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ
فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ
اٰیٰتِهٖ وَیُزَكِّیْهِمْ وَیُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ
وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝
اوست آنکہ برانگیخت درمیان ناخواندگان
رسول از ہمانا خواندگان کہ بخواند بر ہمان
ناخواندگان آیات خدا و پاک میکند ایشان
را و آموزد ایشان را کتاب و تدبیرش
یعنے رسول اللہ ہم ناخواندہ بود و اصحاب
کرامش نیز ناخواندہ چون رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم بر اصحاب آیات الٰہی خواندہ
اصحاب آنرا شنیدہ از شرف و پاک
شدند اگر ناخواندہ قرآن و حدیث را نمی فہمد
و استعدادش نمیدارد صحابہ چگونہ از
معایب پاک شدند وای بران قومے
کہ دعوۂ صدرہ فہمی و قاموس دانی میکنند
و در فہم قرآن و حدیث خود را نادان
محض مینمایند و بعضے میگویند کہ مایان
متاخرین ہستیم بر برکت زبان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کجا یابیم و سلامت
قلب صحابہ از کجا آریم کہ معنی قرآن و
حدیث را دریابیم بجواب آنہا حق تعالیٰ میفرماید

اوسکی **تفصیل** یہ ہے کہ بعضوں کو یہ کہتے ہیں کہ قرآن
مجید اور حدیث کو وہی شخص سمجھ سکتا ہے جو بہت سے علم
اور بیشمار کتابیں پڑھا ہوا ہو اور اپنے زمانہ کا علامہ ہو
اونکو جوابمیں خدا تعالیٰ فرماتا ہے هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ
فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ
وَیُزَكِّیْهِمْ وَیُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا
مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝ خدا تعالیٰ وہی
جسنے ان پڑھوں میں پیغمبر بھیجا انہی کہ پڑھوں میں سے
پڑھتا ہے وہ پیغمبر اون ان پڑھوں پر خدا کی آیتیں اور
اونکو گناہ کے میل سے پاک کرتا اور کتاب اور اوسکی
تدبیر سکھاتا ہے یعنی رسول خدا صلعم بھی ان پڑھ اور
آپکے اصحاب بزرگوار بھی ان ..... پڑھ تھے
مگر جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کے
سامنے قرآن کی ایتیں پڑھیں تو وہ اون کو سنکر ہر قسم
کی برائی اور بیکاری سے پاک صاف ہوگئے پس اگر ناخواندہ
آدمی قرآن و حدیث سمجھ نہیں سکتا اور اوسکی سمجھ کی
استعداد نہیں رکھتا تو صحابہ برائی اور عیبوں سے
کیونکر پاک صاف ہوگئے اوس قوم پر سخت افسوس ہے
جو صدرہ سمجھنے اور قاموس جاننے کا تو دعوی
کرتے ہیں مگر قرآن و حدیث کے سمجھنے میں اپنے
آپکو محض نادان ظاہر کرتے ہیں اور بعضے یون کہتے ہیں
کہ ہم پچھلے لوگ ہیں رسول خدا صلعم کے زمانہ کی برکت اور
صحابہ رضوان اللہ علیہم کے دل کی سلامت کہان سے لائیں

وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ

وہمین ہست حال پسینیان ناخواندگانرا

وقتیکہ لاحق شوند باصحاب اوست غالب

باحکمت یعنے متاخران خواندہ باشند

یا ناخواندہ وقتیکہ مسلمان شوند وقصد

پیروی اصحاب نمایند وقرآن وحدیث

را بشنوند برائے پاک گردیدن آنہا

ہمین قرآن وحدیث کفایت میکند ونیز

میفرماید لَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ

مُّدَّكِرٍ وہر آئینہ آسان کردیم ما قرآن را

برائے پند گرفتن پس آیا ہیچ پندگیرندہ

این چگونہ آسانی ہست کہ کافیہ خوانان

وشافیہ دانان درفہم معانیش اظہار عجز

مینمایند وبدویان عرب بہرہ ور میشوند

وعلاوہ ازینجا بجائے میفرماید اَفَلَا

يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ آیا پس فکر نمیکنند

قرآن را اگر آسان نیست پس دران

چگونہ تامل کردہ آید اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا

آیا بردلہا قفل آن دلہا ہست یعنی باوجودیکہ

بردل قفل ندارند چہ گمراہی ہست کہ بتامل

آن ہمت نمی گمارند ونیز احادیث

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سخنان

روزمرہ وسہل وقریب از فہم بودند کہ

جو قرآن وحدیث کے معنے بخوبی سمجھہ سکین اونکے

جواب مین حق تعالیٰ فرماتا ہے وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا

بِهِمْ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ یعنی یہی پہلے ان پڑھون

کا حال ہے جبکہ وہ اپنے یارون سے ملین اور وہ غالب حکمت

والا ہے یعنی پہلے لوگ خواہ پڑھے ہوے ہون یا ان پڑھ

مگر جبکہ وہ مسلمان ہون اور اصحاب کے طریقہ کی پیروی

کا ارادہ کرین تو قرآن وحدیث کو سمجھنا تو اونہین

بھی پاک کرنے کے لئے یہی قرآن وحدیث کافی

ہوسکتی ہین اور بھی فرماتا ہے وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ

لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ البتہ ہم نے قرآن کو نصیحت

کے واسطے آسان کردیا پس کیا کوئی نصیحت لینے

والا ہے یہہ کیون کر آسانی ہوسکتی ہے کہ کافیہ پڑھنے

والا اور شافیہ جاننے والا تو اسکے معنی سمجھنے سے عجز

ظاہر کرتے اور عرب کے جنگلی لوگ اسکی حقیقت سے

بہرہ ور ہوتے ہین اسکے علاوہ ایک جگہ یون فرماتا ہے

اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ کہ قرآن مین کیون

نہین فکر کرتے پس اگر قرآن مجید آسان نہو تو اسمین

فکر کیونکر کیا جائے اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا یا

اونکے دلون پر قفل لگے ہوئے ہین یعنے باوجودیکہ

دلون پر قفل نہین لگے ہوے ہین پھر بھی کیسی

گمراہی ہے کہ قرآن کے فکر مین زور نہین لگاتے

اسیطرح رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثین روزمرہ

کی بول چال اور آسان قریب الفہم یا تین ہین

هر اعرابی آنرا شنیده بکار دینی و دنیوی
بران عمل مینمود سوای قال یقول در احادیث
چیزی مشکل تر نیست که مردمان آنرا
گران میدانند و بسوی آن التفات
نمیکنند خصوصاً باین زمانه که موضوع و ناموضوع ممتاز
گشت و قوی از ضعیف جدا شده و علی
حسب مدارج در کتب مدون گشت و
برای هر مطلبی علیحده علیحده باب و فصل مقرر نموده
شد و تحقیق اینست که عجمی را دانستن ترجمه اول
ضرورست بعده اگر بر تمام لطائف و نکاتش
اطلاع نمیتوان یافت از ادراک اوامر و نواهی
هم نمیتوان گذشت و اینقدر برای نجات در
آخرت کفایت میکند و بس **فصل دوم** در
بیان حقیقت کرامت باید دانست که کرامت
اولیاء حق است و منکر آن از ایمان حلاوتی ندارد
خرق عادتیکه از انبیا ظاهر شود آنرا در عرف
شرع معجزه میخوانند و اگر از دیگر بزرگان پدید
آید کرامتش مینامند و منشاء هر دو یکی است
یعنی قرب بارگاه الهی اما ظهور معجزه و کرامت
باختیار بزرگان نیست بلکه باختیار و قدرت
خدای عز و جل است و بزرگان بذات خود قوت
کردن آن نمیدارند و اگر قوتش بذات بزرگان
باشد آنرا کرامت نمیگویند مثالش آنکه اگر پهلوانی

کہ جس جنگلی نے اونہین سنا فوراً دینی اور دنیوی کام
مین اونپر عمل کیا قال یقول کے علاوہ حدیث مین اور
کوئی چیز بھی زیادہ مشکل نہین جسکیطرف آدمی مشکل اور
گران جان کر توجہ نہین کرتے خاصکر
اس زمانہ مین تو علم حدیث بہت ہی آسان ہو گیا
ہی کہ موضوع حدیث ناموضوع سے ممتاز اور قوی
ضعیف سے جدا ہو گئی اور مراتب کے موافق کتابون مین
جمع کر دی گئی اور ہر مطلب کے واسطے جدا جدا باب اور
فصلین مقرر کی گئی ہین تحقیق مقام یہ ہی کہ غیر عربی
شخص کو اول ترجمہ کا جاننا ضروری بات ہے پھر اگر
اوسکی تمام لطائف و نکات پر اطلاع نہ پا سکے تو اوسکی
احکام منہیات کی دریافت کرنے سے بھی نہ گذری اور
اسقدر عالم آخرت مین نجات کے لئے کفایت کرتا ہی اور بس

دوسری فصل کرامت کی حقیقت کے بیان مین
جاننا چاہئے کہ اولیا کی کرامت برحق ہی اور اوسکا منکر
ایمانی حلاوت سے محروم جو بات خارق عادت کہ پیغمبرون سے ظاہر
ہوتی ہی اوسی شرع کی عرف مین معجزہ کہتے ہین اور پیغمبر کے
علاوہ جو اور بزرگون سے صادر ہوتی ہی اوسکا نام کرامت رکھتے
ہین مگر منشا دونونکا ایک ہی ہی یعنی جناب الہی کا قرب لیکن
واضح ہی کہ معجزہ اور کرامت کا ظہور بزرگون کی اختیار مین
نہین ہے بلکہ خدا تعالی کی اختیار و قدرت مین ہے
بزرگ لوگ اپنی ذات مین اوسکی قوت ہرگز نہین رکھتی
کیونکہ اگر بزرگونکی ذات مین اوسکی قوت ہوگی تو اوسکو کرامت

قوی و زور آور سنگ گران بار و ثقیل بردارد
بر کرامتش دلیل نمیدارند بسبب اینکه قوت اینقدر
بار برداری بذات او موجود است و اگر همان
سنگ را طفلی ضعیف و نحیف که قوت تحمل بار
گران نداشت بردارد بر کرامتش دلیل است
بسبب اینکه آن شخص ضعیف بذات خود طاقت
برداشتن نمیداشت اما وقتیکه دست بسنگ
برد و قصد برداشتن کرد خدای عز و جل
قوت خود را متوجه حال آن بنده ضعیف کرد
و سنگ از قدرت الهی از جا برداشته شد از
همین سبب معلوم شد که آن بنده یکی از
مقبولان بارگاه خداست که او تعالی قوت
خود را متوجه بحال آن بنده میکند و بکارها اعانت
و جانبداری او میفرماید پس هر کار عجیب که
از دستش برآید محل تعجب نیست که قوت حق
شریک حال دارد و اگر سرانجام کاری از کارهای
آسان هم صورت نه بندد جای شکایت نه
که عجز بشری در پیش ما افتاده مولانا در مثنوی
میفرماید بیت اولیا را هست قوت از اله
تیر جسته باز گرداند ز راه نفرموده که اولیا
بذات خود قدرت دارند بلکه آنها را قدرتی
هست از خدای تعالی یعنی قدرت الهی شریک
حال و مددگار خود دارند بسبب اینکه خداوند

لکھین گے اسکی مثال یون سمجھنی چاہیے کہ جب کوئی قوی اور
زور آور پہلوان کسی بھاری اور بوجھل پتھر کو اوٹھائیگا
تو یہ اوسکی کرامت پر دلیل نہوگی کیونکہ اسقدر بوجھ اوٹھانے
کی قدرت اوسکی ذات مین موجود ہے البتہ اگر اوسی پتھر کو
ایک ضعیف اور کمزور بچہ جو اس بھاری بوجھ کی برداشت
نہین رکھتا اوٹھالے تو یہ اوسکی کرامت کی واضح دلیل ہے
کیونکہ یہ ضعیف شخص ہر چند کہ اپنی ذات مین اوسکی
اوٹھانے کی طاقت نرکھتا تھا مگر جب پتھر کے قریب
ہاتھ گیا اور اوسکے اوٹھانیکا ارادہ کیا تو خدا تعالی
نے اپنی قوت کو اس ضعیف بندہ کے حال کی
طرف متوجہ کیا اور قدرت الہی سے وہ پتھر جگہ سے اوٹھایا
گیا اسیوجہ سے معلوم ہوا کہ وہ بندہ خدا کی جناب مین بڑا
مقبول ہے کہ وہ علام الغیوب اپنی قدرت اس مسکین
بندہ کیجانب متوجہ کرتا اور تمام کامون مین اوسکی
مدد اور جانبداری فرماتا ہے پس ایسے شخص سے
جو عجیب و غریب کام سرزد ہوتے ہین وہ جائے تعجب نہین ہوتے
کیونکہ خدا کی قدرت اپنے شریک حال رکھتا ہے اور اگر آسان اور
سہل کامون مین سے بھی کوئی کام حاصل نہو تو شکایت کی
جگہ نہین وجہ یہ کہ عجز بشری موجود ہے مولانا روم مثنوی
مین فرماتے ہین بیت اولیا را ہست قوت از اله تیر جسته
باز گرداند ز راه یعنی اولیا کو خدا کیطرف سے وہ طاقت ہے کہ آنے
تیر کو رستہ سے پھیر دیتے ہین یون نہین فرمایا کہ اولیا بذات خود قدرت
رکھتے ہین بلکہ اونہین خدا کی طرف قوت ہے یعنے یہ لوگ خدا
کی قدرت اپنی مددگار اور شریک حال رکھتے ہین یا یہ سبب کہ خدا تعالی

عالم از انها کمال راضی و خورسند است
لاجرم محبت بزرگان بدل سعادت منزل
خود باید داشت و تعظیمات ایشان بجای باید
آورد بر وجه مشروع و نام آنها جز به نیکی یاد
نباید کرد و اگر شرف ملاقات بدست آید شرط
خدمت بجان و دل بجا می باید آورد و هدیه و تحفه
دریغ نباید داشت و اگر در کتب ایشان سختی
رفته باشد که با قرآن و حدیث موافقت نکند
دفعةً مهرهٔ اعتقاد از بساط بزرگی ایشان نباید
چید مصرع خطای بزرگان گرفتن خطا است
بلکه کلام شان را تاویل کرده موافق از قرآن
و حدیث باید کرد یا محمول بر کلمات سکر و افراط
محبت حق نماید اگر کلام اصحاب طریقت است
و مبنی بر خطا فی الاجتهاد کند اگر گفتهٔ ارباب
شریعت است چرا که در اجتهاد خطا از همه اکابر
میرود چون که معصوم سوای انبیا دیگری نیست
و زنهار زنهار چنان نکنند که قرآن و حدیث
تاویل کرده از کلام بزرگان موافق نمایند
اینچنین حرکات مسلمان را از ایمان بیرون
می کشد و مقصود اصلی اتباع قرآن و حدیث است

فصل سیوم در بیان اشراک فی العقیده

و آن اینست که صفات پروردگار در پیران
و پیغمبران یا جن و پری یا ملائکه یا دیگر مخلوقات

انسی نہایت راضی اور خوش ہی پس بزرگون کی
محبت اپنی سعادت کے بہرے ہوے دلمین ضرور رکھنی چاہئی
اور اونکی تعظیم شرع کی موافق بجالانی چاہئی اور اونکا
نام بجز نیکی کی یاد نہ کرنا چاہیئے اگر اونکی شرف ملاقات
میسر ہو جائی تو جان و دل سی خدمت کی شرط بجالانی
چاہئی اور کوئی تحفہ و ہدیہ اونسی دریغ نہ رکھنا چاہئی
اور اگر اونکی کتابونمین کوئی ایسی بات جو قرآن و
حدیث کی موافق نہو پائی جائی تو دفعةً اعتقاد کا مہرہ
اونکی بزرگی کی بچھونی سی چن لینا نچاہئے یعنی فوراً بددلی
اور بی اعتقادی ظاہر نکری کیونکہ بزرگون کی خطا
پکڑنی عین خطا ہی بلکہ اونکی کلام کی تاویل کرکی
قرآن و حدیث کی موافق کرنا چاہئی یا کلمات سکر اور
حق تعالی کی افراط محبت پر حمل کری اگر یہ اصحاب طریقت
کا کلام ہی اور خطا فی الاجتہاد پر اطلاق کری اگر شریعت
والون کا قول ہی کیونکہ تمام بڑی لوگون سی اجتہاد مین
خطا ہو سکتی ہی وجہ یہ کہ انبیاء کی علاوہ اور کوئی بھی معصوم
نہین لیکن ایسا ہرگز ہرگز نکرین کہ قرآن و حدیث کی
تاویل کرکے بزرگونکی کلام کی موافق کرنا چاہی کس لئی
کہ اس قسم کی باتین مسلمانونکو اسلام سے خارج کر دیتی ہین اصلی
مقصود تو قرآن و حدیث ہی کی پیروی ہی

تیسری فصل

عقیدہ مین شرک کرنیکی بیانمین اشراک فی العقیدہ یہہ ہی کہ
خدا تعالی کی اوصاف (رزق و روزی دینا اولاد عطا کرنا
آسمان و زمین مین تصرف کرنا) پیر و پیغمبر جن و پری فرشتون یا اور مخلوق

ثابت کنند اگرچہ اندک باشد مثلاً تصرف در زمین
و آسمان پس ہر کہ بداند کہ انبیا یا ملائکہ یا دیگر غیر اللہ
را اختیار ہست کہ آب از آسمان ببارند و دانہ
از زمین برآرند یا کسی را اولاد دہند یا بکشند یا
کور و کر بکنند یا ضرری دیگر برسانند یا رزق
و مال و دولت دہند پس صاحب این عقیدہ
مشرک ہست پس ندا کردن غیر اللہ را کہ فلان
حاجت من برآر کفر محض ہست کہ میفرماید
اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ خاص ترا
عبادت می کنیم و خاص از تو مدد میخواہیم
بیت من نہ آدم مدد نمیخواہم ❊ غیر حق نیست
سوی کس راہم ❊ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کہ محض برہمنونی بسوی حق آمدہ بود بحق او
میفرماید اِنَّکَ لَا تَھْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰکِنَّ
اللّٰہَ یَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ تو ہدایت نمیکنی ہر کرا
دوست میداری لیکن خدا ہدایت میکند ہر کرا
میخواہد معلوم شد کہ سوای او تعالیٰ ہدایت ہم
بدست کسی دیگر نیست و علی ہذا القیاس کدام
اولیا و انبیا و ملائکہ را بروز قیامت دخل و تصرفے
نخواہد شد تا کسی را بجنت ببرند و کسے را بدوزخ
چنانچہ او تعالیٰ میفرماید یَوْمَئِذٍ لَّا تَمْلِکُ نَفْسٌ
لِّنَفْسٍ شَیْئًا وَالْاَمْرُ یَوْمَئِذٍ لِّلّٰہِ مالک نخواہد
شد کسی از کسی در ہیچ چیز حکم آنروز در دست

ثابت کرین اگرچہ تھوڑا ہی ہو پس جو شخص اس بات کا
اعتقاد کرے کہ انبیا یا ملائکہ یا کوئی اور خدا کو سوا آسمان سے
پانی برسانے زمین سے دانہ نکالنے کسیکو اولاد دینے یا مار
ڈالنے یا اندھا بہرا کرنے یا دوسرے کو ضرر و نقصان پہنچانے
یا رزق مال و دولت دینے کا اختیار ہے تو ایسے عقیدہ والا
مشرک ہے پس اللہ کو سوا کسی اور کو یا نیلو پکارنا کہ اے شخص
میری حاجت روا کر خالص کفر ہے کیونکہ خدا فرماتا ہے
اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ یعنے ہم خاص تجھ کو
پوجتے اور تجھی سے مدد چاہتے ہیں آدمی سے مدد نہیں چاہتا
خدا کو سوا کسی کی طرف میری راہ نہیں خدا تعالیٰ
جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے باب میں جو صرف خلق کی
ہدایت کو واسطہ حق کی طرف سے ارشاد فرماتا ہے
کہ اِنَّکَ لَا تَھْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ یَھْدِیْ
مَنْ یَّشَآءُ یعنے تم اے محمد جسکو چاہو راہ پر نہیں لگا سکتے
لیکن خدا جسے چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے معلوم ہوا کہ خدا کے
سوا کسی اور شخص کے ہاتھ میں ہدایت کی باگ نہیں ہے
علی ہذا القیاس کسی نبی اور ولی اور فرشتے کو قیامت میں
کسی قسم کی تصرف اور دخل کی گنجایش نہ ہوگی تاکہ
کسیکو جنت اور کسی کو دوزخ میں لیجائے دیکھئے حق تعالیٰ
فرماتا ہے یَوْمَئِذٍ لَّا تَمْلِکُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَیْئًا
وَالْاَمْرُ یَوْمَئِذٍ لِّلّٰہِ یعنے قیامت کے دن کوئی
کسی کا کسی چیز میں مالک نہ ہوگا اور اس دن ہر چیز
کا حکم خدا ہی کے لئے ہوگا قیامت کا دن

خدا است بروز قیامت مادر و پدر را و لادرا
نخواهند پرسید و او لاد روی مادر و پدر نخواهند
دید و استادان از شاگردان بیگانه خواهند
شد و پیران از پیش مریدان روانه و متبوعان
از تابعان بیزار خواهند گشت و تابعان با متبوعان
در کارزار اما حال شفاعت را باید فهمید که مردمان
چنانکه بدنیا اکثر حال شفاعت می بینند باخرت
نیز همین قسم گمان می برند مثلاً بادشاه بدزدی
اشاره فرمود که دستش ببرند وزیر یا دیگری از
ارکان دولتش شفاعت کرد بادشاه اندیشه نمود
که اگر شفاعت شان قبول نکنم خللے بسلطنت تمام
میرسد ناچار ملک ارادهٔ خود را بسبب شفاعت
آنها باز گردانید و یا زن بادشاه رو بشفاعت
می آرد و باعث محبت آن محبوبه ملک جبر بر خود
اختیار مینماید و دزد را خلاص میفرماید پس باید
اندیشید که درین اقسام رد خواهش لازم می آید
و جبر پیدا میشود بروز آخرت بحضور آن مختار
محض این معامله چگونه واقع خواهد شد که میگوید
لَا رَآدَّ لِقَضَائِهٖ باز گرداننده نیست کسی
خواهش او تعالی را یا مردمان معنی شفاعت
همین می فهمند که شخصے قصد انتقامی کند و
بسبب مانع دیگر عمل خود را نمیتواند کرد پیش
خدا تعالی این معنی هرگز نیست شان او پاک

ایسا ہولناک ہوگا کہ ماں باپ اولاد کو نہ پوچھین گے
اور اولاد ماں باپ کا منہ نہ دیکھین گے اُستاد شاگردون سے
بیگانے ہون گے پیر مریدون کے سامنے سے چلتے بنین گے
دنیا مین جنکی پیروی کی جاتی ہے وہ اپنے فرمانبردارون
سے بیزار ہون گے اور فرمانبردار لوگ اون سے جنکی یہہ
اطاعت کرتے تھے لڑینگے اب کچھہ شفاعت
کا حال سمجھنا چاہیئے آدمی جسطرح دنیا مین اکثر اوقات
شفاعت کا حال دیکھتے ہین اسیطرح آخرت مین بھی
شفاعت کا گمان کرتے ہین مثلاً بادشاہ نے ایک
چور کے ہاتھ کاٹنے کا اشارہ فرمایا کہ وزیر یا ارکان
دولت مین سے کسی اور شخص نے اوسکی سفارش کی
بادشاہ نے خیال کیا کہ اگر مین انکی سفارش قبول
نہین کرتا تو میری سلطنت کو خلل عظیم پہونچتا ہے
ناچار بادشاہ نے اونکی سفارش کی وجہ سے اپنے قصد
اور ارادے کو باقی رکھا یا بادشاہ کی جو رواوسکی سفارش
کرتی ہے اور بادشاہ اوس محبوبہ کی محبت کے سبب سے اپنے چور
اختیار کر کے چوری کی ہاتی کرتا ہے سو خیال کرنا چاہیئے کہ ان
باتونمین خواہش کا رد کرنا لازم آتا اور جبر پیدا ہوتا ہے
قیامت کے دن اوس قادر مختار کی جناب مین اس قسم
کا معاملہ کسطرح واقع ہونے لگا کیونکہ لوگ کہتے ہین لَا رَآدَّ
لِقَضَائِهٖ کہ اوسکی خواہش و ارادہ کو کوئی پھیر نہین سکتا یا
آدمی شفاعت کے یہ معنی سمجھتے ہین کہ ایک شخص اپنا بدلہ لینا
چاہتا ہے مگر دوسرے کی ممانعت کی وجہ سے بدلہ نہین لے سکتا

است ازین نقصان صریح دہین مضمون را او
قرآن رو میفرماید واتقوا یوما لا تجزی نفس
عن نفس شیئا ولا یقبل منها شفاعۃ ولا
یؤخذ منها عدل ولا هم ینصرون و بترسید
ازان روز کہ جزا ندادہ خواہد شد شخصے از شخصے در
ہیچ چیز و قبول نکردہ خواہد شد از کسی شخصے شفاعت
و گرفتہ نخواہد شد از شخصے بدلہ نہ ایشان مدد کردہ
خواہند شد و بعضی میگویند کہ این آیت امثال
دیگران در حق کافران باوجودیکہ لفظ لا نکرہ است
کہ دلالت بر عموم میکند برای دفع شبہ ایشان
خدا تعالی خطابی بمومنین میفرماید یا ایها الذین
امنوا انفقوا مما رزقناکم من قبل ان
یاتی یوم لا بیع فیه ولا خلة ولا شفاعة
ای مومنان نفقہ کنید از انچہ کہ رزق دادہ ام
شما را پیش ازانکہ بیاید روزی کہ نہ بیع است در
روز یعنے فروختن گناہ و خریدن نیکی نخواہد شد
و کسی بسبب دوستی بخشندہ نخواہد شد و کسی را
شفاعت کسی نفع نخواہد کرد چرا کہ در قبول
شفاعت مذکورہ جبر لازم می آید و معلوم
شد کہ این آیت در حق مومنان فرمودہ اند
چرا کہ خطاب با نہا است و شفاعت را قسمے
است دیگر کہ دران جبر لازم نمی آید مثالش آنکہ
وزدی خوشنویس را بحضرت بادشاہ حاضر

سو خدا کی حضور مین یہ بات ہرگز حق نہین ہی او سکی شفاعت
تو اس قسم کی صریح نقصان سے پاک ہی چنانچہ خدا تعالی اس مضمون
کو قرآن مجید مین یون فرماتا ہی واتقوا یوما لا تجزی نفس
عن نفس شیئا ولا یقبل منها شفاعة ولا
یؤخذ منها عدل ولا هم ینصرون کہ ڈرو اوس دن سے
خوف کرو جسمین کوئی نفس کسی نفس سے کچھ بھی کفایت
نہ کریگا اور نہ اوسکی سفارش مقبول ہوگی نہ کسی سے بدلہ
لیا جائیگا اور نہ وہ مدد دیے جائینگے مگر بعضے آدمی
کہتے ہین کہ یہ آیت اور اس جیسی اور آیتین کافرون کے
حق مین اوتری ہین حالانکہ لفظ لا نکرہ آیا ہی جو عموم
و شمول پر دلالت کیا کرتا ہی پس اونکو اس شبہ کے دفعیہ
مین خدا تعالی مومنون کو خطاب فرماتا ہی کہ ای ایمان
والو جو چیز ہم نے تم کو دی ہی اوسمین سے خرچ کرو اوس دن
کے آنے سے پہلے جسمین نہ تو گناہ بیچکر نیکی خریدی جائیگی
اور نہ کوئی شخص کسی کی دوستی کی وجہ سے بخشا جائیگا
اور نہ کسی کو کسی کی سفارش نفع دیگی کیونکہ اگر قسم
کی شفاعت کو قبول کرنے مین جبر لازم آتا ہی پس
واضح ہو گیا کہ یہ آیت مسلمانون کے حق مین نازل
فرمائی ہی کسی نے کہ خطاب انہین سے ہوا ہی شفاعت
کی ایک دوسری قسم بھی ہی جسمین جبر لازم نہین آتا
اوسکی مثال یون سمجھنی چاہیئے کہ ایک خوشنویس
چور کو بادشاہ کے دربار مین لوگون نے
حاضر کیا بادشاہ نے اوسکے ہاتھ کاٹنے کا

آورند پادشاه دست بریدنش اجازة فرموده
شخصے دیگر بحضور ملک ظاہر نمود کہ این گنہگار خط
خوش می کند اگر دستش نہ برند خوشنویس باین
مملکت باقی نماند از شنیدن این خبر ارادۂ پادشاہ
خود بخود مبدل بشود بغیر آنکہ کسے دیگر بروی جبر کند
بلکہ شخصے دیگر یکے از اوصاف بیان میکند کہ شاہ
از وی غافل بود خدائے عزوجل فرمود کہ این قسم شفاعت
ہم بروز قیامت واقع نخواہد شد وَيَعْبُدُونَ
مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَ
يَقُولُونَ هَٰؤُلَاءِ شُفَعَاؤُنَا عِنْدَ اللَّهِ قُلْ
أَتُنَبِّئُونَ اللَّهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمَاوَاتِ وَلَا
فِي الْأَرْضِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ
وعبادت میکنند سوائے خدائے آنرا کہ نہ ضرر
میدہند ایشانرا و نہ نفع میرسانند ایشان را
و میگویند کہ ایشان شفاعت کنندگان ما اند
نزد خدا تعالیٰ بگو آیا آگاہ خواہید کرد خدا را بآنچہ
چیز کہ نمیداند در آسمان و نہ در زمین پاک و برتر است
خدا تعالیٰ از آن چیز کہ شریک کنند یعنی عالم الغیب
است ہر چیز را کہ در زمین و آسمان ہست خوب میداند
و بندگان آفریدۂ او ہستند نیز خوبیہا و عیبہائے
ہر بندہ را خوب میداند حاجت بیان دیگران
نیست و بہر صورت شفاعت اگرچہ جبر لازم
نمے آید الا بعلمی و ندانی آن عالم الغیب والشہادت

حکم فرمایا مگر ایک اور شخص نے بادشاہ کے حضور
مین عرض کی کہ یہ گنہگار خط خوب لکھتا ہی اگر اسکی
ہاتھ نہ کاٹین جائین گے تو اس شہر مین خوشنویس
باقی رہے گا اس خبر کے سننے سے بادشاہ کا
ارادہ خود بخود بدون اسکے کہ کوئی او سپر جبر
کرے بدل جاتا ہی اور کسی قسم کا جبر لازم نہین آتا اتنی بات ضرور
ہی کہ ایک شخص مجرم کو صفون مین سے ایک ایسا وصف
بیان کرتا ہی جس سے بادشاہ غافل تھا خدا تعالیٰ
نے فرمایا کہ قیامت کے دن ہماری جناب مین
اس قسم کی بھی سفارش واقع نہوگی چنانچہ فرمایا
اور خدا کے علاوہ اونکو پوجتے ہین جو انہین
نہ ضرر دیتے ہین نہ نفع پہنچاتے ہین اور کہتے
ہین کہ یہ خدا تعالیٰ کے پاس ہماری شفاعت
کرنے والے ہین اے محمد تم کہدو کیا آگاہ کرتے ہو
خدا کو اوس چیز سے جو نہ آسمان و زمین مین
نہین جانتا خدا تعالیٰ پاک اور بزرگ ہی اوس
چیز سے کہ شریک کرتے ہین یعنی جو چیز زمین
اور آسمان مین ہے خدا اوسے خوب جانتا ہی
کیونکہ وہ عالم الغیب ہے اور سب اوسکی مخلوق
ہین نیز وہ ہر بندہ کی بھلائی برائی خود ہی
خوب جانتا ہی اوسکو سامنے دوسرون کی بیان
کرنے کی کوئی بھی حاجت نہین پس اس قسم کی شفاعت
مین ہرچند کہ جبر لازم نہین آتا لیکن اوس عالم الغیب والشہادت

لازم می آید تعالی شانہ و نیز شفاعت را طوری
است دیگر شانش آنکہ چہار دزدان بیکبار بحضرت
پادشاہ گرفتار آمدند ازان بکار دزدی چالاک
واز غضب سلطانی بے باک دیگر ازان مرد پیر بیکار
کہ اتفاقاً با غوائے شیاطین باین فعل قبیح گرفتار آمد
آب از دیدہ ہمین یزد و سر از ندامت عصیان
بریشیدار دیا دشاہ معلوم کرد کہ این بیچارہ ناگہانی
باین فعل قبیح گرفتار آمدہ و دزد پیر اشعار خود مقرر
نہ نمودہ رحمت پادشاہ بسوے عفو تقصیرش
متوجہ میشود اما آئین سلطنت تقاضا نمی کند
کہ یکے را بخشند و دیگر ان را دست ببرند آنگاہ
پادشاہ خود بسببے میجوید و بسوئے یکے از حاضرین
دولت باخفا اشارہ مے فرماید کہ بحق فلان
روئے شفاعت بیار تا بہ بخشم بمجرد فہم این اشارہ
یکے از مقربان مجلس چنین شفاعت می ساید
کہ این گنہگار را بما عالیقی است اگر از تقصیرش
در گذرند احسان بر احسان است بمعاینہ این
حال ملک از انتقامش در گذشت درینصورت
شفاعت جبر بر پادشاہ نیست بلکہ عین رضا
و خواہش او ہمین بود کہ واقع شد پس در روز قیامت
ہمین صورت متحقق خواہد شد کہ بآن اشارہ میفرماید
مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗ اِلَّا بِاِذْنِہٖ کیست
کہ شفاعت کند نزد خدا تعالی مگر باجازتش

کی بے علمی اور نادانی لازم آتی ہے اور اسکی شان
اس سے برتر ہے) شفاعت کا ایک اور بھی طریقہ
ہے جسکی مثال یہ ہے کہ چار چور دفعتہً بادشاہ کے سامنے
گرفتار ہوکر آئے تین تو انمین سے چوری اور عیاری
کے فن مین نہایت ہوشیار اور سلطانی غضب سے
بے باک تھے اور ایک اتفاقی پیر بیکار آدمی تھا اتفاقاً
شیطان کے مکر و فریب مین آکر اس بُری فعل مین
مبتلا ہوگیا تھا اب بادشاہ کے حضور مین آنکھون سے
آنسو بہاتا اور گناہ کی شرمندگی سے سر اوپر نہین
اوٹھاتا ہے جس سے بادشاہ نے معلوم کرلیا کہ یہ بیچارہ
اس بُری فعل پر ناگہان گرفتار ہوگیا ہے اسنے چوری
کا پیشہ مقرر نہین کیا اسوقت بادشاہ کی مہربانی
گو اوسکی عفو تقصیر کیطرف متوجہ ہوتی ہے مگر سلطنت کا
قانون اسبات کو نہین چاہتا کہ ایک کے بخش دین
اور اورون کو ہاتھ کاٹین اسوقت بادشاہ خود کوئی
سبب ڈھونڈتا اور حاضرین دربار مین سے ایک شخص کیطرف
اشارہ کرتا ہے کہ تو فلان شخص کی سفارش کرتا کہ مین
اوسے بخشدون اس اشارہ کی سمجھتے ہی مقربان مجلس
مین سے ایک شخص شفاعت کی پیشانی زمین پر گھستا ہے کہ
اس مجرم کا ہم سے تعلق ہے اگر آپ اسکی تقصیر کو معاف
فرمائین گے تو احسان آپکا ہوگا یا اللہ دیکھئے ہمارے
بادشاہ بدلہ لینے سے درگذر کرتا ہے پس اس قسم کی
شفاعت مین بادشاہ پر کوئی جبر لازم نہین آتا ہے

پس بحق کسی را اجازت نخواہد شد سفارش او جلوہ گر
نخواہد شد و نعوذ باللہ اگر ارادۂ الٰہی بانتقام کسی
متعلق خواہد شد کہ طاقت دارد کہ دم شفاعت
بزند ما ہمہ عاجزیم و عزوجل را راضی باید نمود کہ شفاعت
ہم بدست او و بحقیقت شافع نیز ہمون ذات
پاک است بسوی ہمین معنی اشارہ می فرماید
قُلْ لِلّٰهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيعًا یعنی اے محمد خاص
برائے خدا است شفاعت ہمہ یعنے شفاعت
ہم بدست کسی دیگر نیست اینست حال شفاعت
کہ بسیارے از نادان حقیقتش نمے فہمند و
طاعت غیر را از طاعت خدا تعالیٰ زیادہ تر
میدانند پس ہیچ یکے را از انبیا و اولیا قدرت
بر نفع و ضرر رسانیدن دین و دنیا نداند ہمین
معنی از ین آیہ مقصود ست قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ
نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ وَلَوْ كُنْتُ
اَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا
مَسَّنِيَ السُّوْٓءُ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ
لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ یعنی اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کہ منی توانم برائے خود نفع و ضرر رسانیدن
مگر انچہ کہ خدا خواستہ است و اگر من دانستمے
علم غیب را ہر آئینہ بسیار جمع کردمے از جنس منفعت
و نرسیدے بمن ہیچ سختی نیستم من جز آنکہ بیم کنندہ
و مژدہ دہندہ برائے گروہے کہ یقین میدارند

بلکہ اوسکی رضا اور خواہش ہمیں تھی جو واقع ہوا
سو قیامت کو دن شفاعت کی یہ ہی صورت متحقق
ہوگی جسکی طرف یون اشارہ فرمایا ہین مَنْ
ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ کہ کون شخص ہے
جو خدا تعالیٰ کی پاس سفارش کریگا مگر اوسکی اجازت
کیساتھ پس جس شخص کے حق مین اوسکی اجازت
ہوگی اوسکی سفارش جلوہ گر ہوگی اور اگر عیاذاً باللہ
ارادۂ الٰہی کسی کے بدلہ لینے پر متعلق ہوگا تو کسکو
طاقت ہوگی جو اوسکی حضور مین شفاعت کا دم
مارے پس خدا تعالیٰ کو راضی کرنا چاہیے جسکے ہاتھ
مین شفاعت کی باگ ہے اور درحقیقت سفارش
کرنے والے بھی وہی پاک و بے پروا ذات ہے چنانچہ
اسی معنی کیطرف اشارہ فرماتے ہین قُلْ لِّلّٰهِ الشَّفَاعَةُ
جَمِيعًا کہ اے محمد تم کہدو کہ خاص خدا ہی کو واسطے تمام
سفارش ہے یعنے شفاعت بھی کسی دوسرے کے ہاتھ مین
نہین ہے یہ شفاعت کا حال ہے جسکی حقیقت اور کہنے سے
اگر نادان لوگ ناواقف ہین سو اور غیر خدا کی فرمانبرداری کی خدا کی فرمانبرداری سے
سخت زیادہ تر جانتے ہین پس مسلمان کو چاہیے کہ یہ فرق
اور دلیلون سے کسیکو بھی ان دین و دنیا کے نفع و ضرر پہنچانے
پر قادر سمجھنا چنانچہ یہی معنی اس آیت سے مقصود ہین
قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ
وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا
مَسَّنِيَ السُّوْٓءُ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ

حاصل آنست که پیغمبر خدا صلی الله علیه وسلم
با وجودیکه رسول اند طاقت ندارند که منفعتی
بجان خود برسانند و خود را از ضرر باز دارند و نیز حق تعالی
فرمود که بگو ای محمد که من علم غیب هرگز نمیدانم این محض خاصه خدا
است اگر من دانستمی علم غیب را پس منفعت بسیار جمع کردمی
و هیچ ضرر بمن نرسیدی مثلاً اگر دانستمی که اسپ
من فردا خواهد مرد بدست کافری فروختمی و اگر
دانستمی که بروز جنگ احد شکست خواهد شد
آنروز جنگ نکردمی ما را چندانکه شما یان میدانید
که پیغمبر ما هر که یاد میکنیم میشنود و هر چیز آینده یا غایب
از نظر را میداند غلط محض است من ازین قسم
نیستم کار من ترسانیدن از عقوبت الهی و
مژده دادن از نعمتهای غیر متناهی است
فقط آنکسان را که سخن ما باور میدارند کس
نمیداند که پس پشت ما چیست و شام چه
ظاهر خواهد شد و نیز بآیه دیگر میفرماید وَلَا
يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ
و احاطه نمی کنند مردمان هیچ چیز که در علم خدای
است مگر همان قدر که خدای خواست معلوم
شد که هر چه در علم پروردگار است غایب از نظر
بنده است و هیچ چیز از آن بنده را معلوم نمیشود
مگر هر قدر که خدا خواهد همانقدر علم میدهد پس
این هم باختیار خدا است نه باختیار بنده تا هر چه

کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ فرما دیجئے کہ مین اپنے لئے نفع
و ضرر پہنچانیکی طاقت نہین رکھتا مگر جو خدا نے چاہا اور اگر مین
علم غیب جانتا تو منفعت کی جنس سے بہت کچھ جمع کر لیتا
اور مجھے کوئی سختی نہ پہنچتی میرا کام بجز اسکے اور کچھ نہین
کہ مین ڈرانے والا اور جو لوگ یقین رکھتے ہین اونہین
خوشی سنانے والا ہون اسکا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم باوجودیکہ خدا کے رسول ہین مگر تب بھی
اپنی جان کو نفع پہنچانے اور ضرر سے باز رکھنے کی طاقت نہین
رکھتے نیز حق تعالی فرماتا ہے کہ ای محمد تم کہدو مین ہرگز علم
غیب نہین جانتا یہ تو محض خدا کا خاصہ ہے اگر مین علم غیب جانتا
تو بہت سی بھلائیان جمع کر لیتا اور مجھے کوئی بھی نقصان
نہ پہنچتا مثلاً اگر مین جانتا کہ کل میرا گھوڑا مر جائیگا
تو اوسے کسی کافر کے ہاتھ بیچ ڈالتا اور اگر مجھے علم ہوتا کہ جنگ
احد مین شکست ہوگی تو اوس روز جنگ نہ کرتا تم
جو ہمارے ساتھ یہ اعتقاد رکھتے ہو کہ جسوقت ہم اپنے پیغمبر
کو یاد کرتے ہین وہ سن لیتا ہے اور ہر آنیوالی چیز کو یا جو
نظر سے غائب ہے اوسے خوب جانتا ہے محض غلط اور پوچ ہے
مین اس قسم کا آدمی نہین ہون میرا کام تو عذاب الہی
سے ڈرانا اور غیر متناہی نعمتون کی خوشخبری سنانا ہے اور
یہ بھی صرف اونہین لوگون کو جو ہماری باتون پر یقین
رکھتے ہین کوئی اتنا بھی نہین جانتا کہ ہماری پیٹھ پیچھے
کیا ہے اور شام کو کیا ظاہر ہوگا نیز دوسری آیت مین
فرماتے وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ کہ آدمی

بخواہد بفہمد **فصل چہارم** در بیان تہرک
فی العبادات باید فہمید کہ تعظیماتیکہ برائے حق تعالے
مقرر کردہ اند آنرا عبادت میگویند اگر آن تعظیم را
شارع مقرر فرمودہ و اگر جماعت دیگر مقرر کردہ
باشد ملحق بعبادت می نامند پس تعظیمیکہ
خدا تعالی را بجا می آرند بمخلوق نباید کرد
کہ میفرماید وَلَا تَجْعَلُوا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّ
اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ پس مگردانید برائے خدا
تعالی ہمسران در عمل باوجودیکہ شما میدانید
کہ کسے ہمخدا تعالی نیست یعنی شما یا ان
در عقیدۂ خود کسی را برابر بمرتبہ خدا نمیدانید
لیکن در تعظیمات برابر میکنید از وقت آدم
تا این دم باین طور کافرے پیدا نشدہ کہ دو
خدا گفتہ باشد یا کسے مخلوق را در مرتبہ برابر خدا تعالے
دانستہ باشد در علم خود لیکن ہمین قدر میدانند
کہ بزرگان را بسبب قرب در کارخانہ الٰہی خلوات
وبسبب کثرت ریاضت اندکے از صفات
باریتعالی در ایشان پیدا گشتہ مثلاً پروردگار
اگر بیشمار انسان پیدا میتواند کرد این بزرگان
اگر خواہند یک دو شخص را پسر بخشند و اگر پروردگار
تمام عالم زمین را متہور و معذب تواند کرد این
بزرگان کسے را کہ بخدمت شان بے ادبی کند
البتہ چیزے ضرر رسانیدن میتوانند چون باعتقاد

خدا کی علم مین سے کچھہ بھی احاطہ نہین کر سکتے مگر اوسی قدر
کہ خدا نے چاہا معلوم ہوا کہ جو چیز خدا کی علم مین ہے وہ
بندہ کی نظر سے غائب ہے اور اوسمین سے بندہ کو کچھ بھی
معلوم نہین ہو سکتا ہان جسقدر خدا چاہتا ہے اونکو
علم دیدیتا ہے پس یہ بھی خدا کے اختیار مین ہے نہ بندہ کے
اختیار مین کہ جو چاہے سمجھہ لے **چوتھی فصل** عبادت مین
شرک کرنے کے بیان مین سمجھنا چاہئے کہ جو بزرگی اور تعظیم
حق تعالی کے واسطے مقرر کی ہے اوسے **عبادت** کہتے
ہین اگر یہ تعظیم شارع نے مقرر فرمائی ہے اور اگر کسی اور
جماعت نے مقرر کی ہے تو اوسکا ملحق بعبادت نام رکھتے
ہین پس جو تعظیم کہ خاص خدا تعالی کے واسطے بجا لاتے ہین وہ
مخلوق کو کرنی نہ چاہئے کیونکہ فرماتے ہین وَلَا تَجْعَلُوا
لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ یعنی خدا تعالی کے لئے
کسی کام مین ہمسر نبناؤ باوجودیکہ تم جانتے کہ خدا کا کوئی
ہمسر نہین ہے مطلب یہ ہے کہ اے لوگو تم اپنے عقیدہ
مین خدا کے مرتبہ کے برابر کسی اور کو نہین جانتے ہو پر تعظیم
و بزرگی مین اوسکی برابر اور ونکی بھی کرتے ہو آدم
علیہ السلام سے لیکر اوسوقت تک کوئی کافر ایسا
پیدا نہین ہوا جسنے دو خدا کہے ہون یا اپنے علم و عقل
مین کسی مخلوق کو خدا کی برابر مرتبہ مین جانا ہو مگر
اسقدر جانتے تھے کہ بزرگون کو تقرب کی وجہ سے خدا کی
کارخانہ مین کچھہ دخل ہے اور کثرت ریاضت کیوجہ سے
خدا کی صفات مین سے کچھہ کچھہ انمین بھی پیدا ہو گئی ہین مثلاً

مردمان این ظن فاسد مستقر شده است بهمین
سبب تعظیمات بزرگان خارج از حد بجا می آرند
و در تحصیل رضای ایشان بسیار سعی مینمایند و همین است
شرک بالله که آنرا مردود کرده اند اِنَّ اللّٰهَ لَا یَغْفِرُ
اَنْ یُّشْرَكَ بِهٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ یَّشَآءُ
بیشک خدا تعالی نمی بخشد آنرا که شریک کند بخدا
و می بخشد کمتر ازین هر کس را که میخواهد هر که تعظیم خدا
و دیگر پیرا شریک کند باید که دست فسوس بر سر
زند و امید نجات آخرت از دل رها سازد
تعظیماتیکه در شرع برای خداست یعنے
عبادت هر چند که بسیار است ما دو چار ازان
بیان میکنیم تا دیگر انرا بر وے قیاس نمایند
از انجمله است ارکان صلوٰة که برای دیگران
نباید کرد کسیکه غیر الله را سجده کند کافر گردد که
میفرماید وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَهُنَّ
اِنْ كُنْتُمْ اِیَّاهُ تَعْبُدُوْنَ و سجده کنید برای
خدا که پیدا کرده است آنها را که هستید شما که
همون خدا را عبادت می کنید وَارْكَعُوْا
مَعَ الرّٰكِعِیْنَ و رکوع کنید با رکوع کنندگان
هر که پیش غیر خدا رکوع کرد یعنے بصفت رکوع
قدرا تعظیماً خم کرد بشرک اُفتاد وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ
قٰنِتِیْنَ و ایستاده شوید برای خدا فرمان بردار
یعنے دست بسته و با ادب بر پا استادن

خدا تعالی اگر بیشمار آدمی پیدا کر سکتا ہی تو یہ بزرگ اگر چاہیں
تو ایک دو آدمیونکو فرزند بخش سکتے ہین اور اگر خدا تعالی
ساری جہان کو عذاب قہر مین مبتلا کر سکتا ہی یہ بزرگ
اوس شخص کو جو انکی خدمت مین بے ادبی کرے بالضرور
کوئی نہ کوئی ضرر پہنچا سکتے ہین چونکہ آدمیونکے اعتقاد میں
یہ فاسد خیال خوب مستحکم اور مضبوط ہو گیا ہی اسیواسطے وہ بزرگون
کی بزرگیان حد سے زیادہ بجا لاتے ہین اور اونکی رضا مندی
حاصل کرنیمین بیحد کوشش کیا کرتے ہین پس اسی کو
شرک بالله کہتے ہین جسکا قرآن مین وعدہ ہی کہ اِنَّ اللّٰهَ
لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَكَ بِهٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ یَّشَآءُ
یعنے جو شخص خدا کے ساتھ شریک کرتا ہی خدا تعالی اسکی
بخشش نہین کرتا اور اوسکے علاوہ جسے چاہتا ہی بخش
دیتا ہی پس جو شخص خدا کی بزرگی مین اورون کو شریک
کرے اوسی فسوس کے ہاتھ سے سر پیٹیگا اور آخروی نجات کے
ہوس دل سے نکال ڈالنی چاہیے شرع شریف مین جو بزرگیان
خدا کی لیے ہین یعنے عبادت ہر چند کہ وہ بیشمار ہین مگر ہم
اون مین سے دو چار بیان کرتا ہون تاکہ اورون کو
اونپر قیاس کر لین منجملہ اونکی نماز کے ارکان ہین جو
دوسرونکے لیے کرنی نہین ہمین مثلاً جو شخص خدا کے علاوہ دوسرے
کو سجدہ کریگا کافر ہو گا کیونکہ فرماتے ہین وَاسْجُدُوْا
لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَهُنَّ اِنْ كُنْتُمْ اِیَّاهُ تَعْبُدُوْنَ یعنے
خدا ہی کو سجدہ کرو جسنے تمام چیزون کو پیدا کیا اگر تم خدا
ہی کی عبادت کرتے ہو اور فرمایا وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِیْنَ

پیش غیر خدا شرک است وحیث ما کنتم
فولوا وجوهکم شطرہ وہر جا کہ باشید شما
پس بگردانید روئے خود را بطرف خانہ کعبہ
پس وقت عبادت وی گردانیدن و متوجہ شدن
بسوئے قبر بزرگان تعظیما سوائے بیت اللہ
شرک است ہمچنین است عاکردن از غیر اللہ
کہ می فرماید ومن اضل ممن یدعوا من دون اللہ
من لا یستجیب لہ الی یوم القیمۃ وہم عن
دعائہم غافلون کدام گمراہ تر است از ان
کسانیکہ ندا می کنند سوائے خدا آنشخص را
کہ قبول نخواہد کرد او را و آنہا کہ از ندا کردنش
غافلند یعنے ازین قوم زیادہ تر گمراہی
نیست کہ مردگان یا دیگر غیر اللہ را ندا می کنند
و اوشان ہرگز جواب این گمراہان نمیدہند
میدانند کہ اوشان می شنوند بلکہ اوشان
بخبر اند از ندا کردن و فریاد برآوردن این
گمراہان مردانیکہ میگویند یا رسول اللہ و یا علی
و یا غوث الاعظم و یا حسنین و یا فاطمہ ای خواجہ
دیا پیر احوال خود را ازین آیہ کریمہ ملاحظہ
فرمایند انک لا تسمع الموتی ولا تسمع
الصم الدعاء بیشک تو شنوانی کنی مردہ را
و شنوانی کنی کر را یعنے در باب شنیدن مردہ
و کر را برابر است وما انت بمسمع من فی القبور

یعنے رکوع کرنے والونکے ساتھ رکوع کرو پس جس نے غیر خدا کے سامنے
رکوع کیا یعنے رکوع کیطرح تعظیم کی جہت سے تو گویا تم کیا وہ
ضرور شرک کی گڑھے مین پڑا اور فرمایا وقوموا للہ
قانتین کھڑے رہو خدا کے لئے فرمانبردار پس کسیکے سامنے
ہاتھ باندھکر یا نوکر بن کر یا ادب کھڑا ہونا شرک ہے اور فرمایا
وحیث ما کنتم فولوا وجوھکم شطرہ جہاں
کہین تم ہو تو اپنے مونہون کو خانہ کعبہ کیطرف پھیرو
پس عبادت کو وقت بیت اللہ کے علاوہ بزرگون
کی قبر کیطرف تعظیما متوجہ ہونا اور منھ کرنا شرک ہے
اور اسیطرح غیر خدا سے دعا مانگنا بھی شرک ہے جیسا کہ ارشاد
ہوتا ہے ومن اضل ممن یدعوا من دون اللہ من لا
یستجیب لہ الی یوم القیمۃ وہم عن دعائہم
غافلون یعنے کون گمراہ زیادہ ہے اوس شخص سے کہ خدا
کو چھوڑ کر ایسے شخص سے دعا مانگتا ہے جو قیامت تک
اوسکی دعا قبول کریگا طرفہ یہ کہ وہ انکی دعا سے محض بے خبر
ہین مطلب یہ ہے کہ اس قوم سے زیادہ تر گمراہ کوئی قوم
نہین ہے جو مردون یا کسی اور کو خدا کو سوا ندا کرتے
ہین اور وہ ان گمراہون کو ہرگز جواب نہین دیتے کیونکہ
جانتے ہین کہ وہ سن رہے ہین حالانکہ وہ ان گمراہون
کی دعا مانگنے اور فریاد مچانے سے محض بے خبر ہین جو آدمی
کہ یا رسول اللہ اور یا علی اور یا غوث الاعظم اور یا حسنین
اور یا فاطمہ اور ای خواجہ اور ای پیر کہا کرتے ہین ذرا اپنے
احوال کو اس آیہ کریمہ کے ساتھ موازنہ کر سکتے ہین کہ

نیستی تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شنوا
نندہ آن شخص را کہ در قبر است و قرآن
شریف را اگر برائے خدا خواند عبادت
است و اگر برائے رضامندی و تقرب
غیر اللہ بخواند شرک است روزہ کہ از
اعظم عبادت است اگر برائے غیر اللہ
گیرند خواہ تمام روزہ خواہ نیم روزہ کافر
مطلق خواہند شد ارکان حج کہ از اعظم
عبادت است اگر بجائے دیگر ادا نماید کفر است
صریح باید کہ گرد قبرے یا خانہ سوائے خانہ
کعبہ نگردند کہ ممنوع است و لیطوفوا بالبیت
العتیق باید کہ طواف کنند باین خانہ قدیم
و درمیان دو مکان سوائے صفا و مروہ نباید
دوید و جانور را سوائے خدا تعالیٰ برائے
دیگرے ذبح نباید کرد ہمچنین است سر تراشیدن
و صورت زایران نمودن و دیگر ارکان حج
نیز ہمین قیاس باید کرد و بہترین طاعات
زکوٰۃ است و انفاق فی سبیل اللہ نقد و جنس
و یا طعام اگر بنام مردگان و نیاز بزرگان یا
جن و پری و ملایکہ یا دیگر غیر اللہ باشد شرک
است و خوردن آن طعام ناجایز قال اللہ
تعالیٰ حرمت علیکم المیتۃ والدم
ولحم الخنزیر وما اہل لغیر اللہ بہ حرام

انک لا تسمع الموتی ولا تسمع الصم الدعاء اذا
تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مردے کو سنا سکتے ہو
نہ بہرے کو یعنے سننے کی حقیقین مردہ اور بہرہ برابر ہے
وما انت بمسمع من فی القبور اور نہ تم اون لوگون
کو سنا سکتے ہو جو قبرون مین ہین اسیطرح قرآن مجید
محض خدا کے واسطے پڑھنا عبادت ہے اور غیر خدا کی رضامندی
اور تقرب کے واسطے پڑھنا شرک روزہ جو ساری عبادتون
سے بڑی عبادت ہے اگر غیر خدا کے واسطے رکھین خواہ سارا
روزہ یا آدھا کافر مطلق ہونگے اسیطرح حج جو تمام عبادتون
سے افضل ہے اگر کسی اور کے واسطے ادا کریگا صریح کفر مین
مبتلا ہوگا خانہ کعبہ کے علاوہ کسی قبر یا گھر کے گرد گھومنا
نہ چاہئے کیونکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے ولیطوفوا بالبیت
العتیق یعنے اسی قدیم گھر کا طواف کرنا چاہئے اور صفا
مروہ کے سوا کسی مکان مین دوڑنا نچاہئے اور جانور
خدا تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کے لئے ذبح کرنا چاہئے
اسیطرح سر منڈانا اور زیارت کرنے والے کی جیسی صورت بنانا
اور دوسرے ارکان حج کو اسی پر قیاس کر سکتے ہین اور تمام
بندگیون مین بہتر بندگی زکوٰۃ اور خدا کی راہ مین مال
صرف کرنا ہے پس اگر کوئی نقد و جنس یا کھانا مردون کے
نام پر یا بزرگون کی نیاز یا جن پری اور فرشتے یا خدا
کے سوا کسی اور کے واسطے ہو تو شرک ہے اور اسکا کھانا جائز
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے حرمت علیکم المیتۃ والدم
ولحم الخنزیر وما اہل لغیر اللہ بہ یعنے تم پر مردہ

کرده شد بر شمایان مرده و خون و گوشت خوک
و هر چیز که آواز کرده شد برای غیر خدا بآن چیز مثالش
آنکه در حضور پادشاه رعیتی نذر پیش غلام پادشاه برد
با آنکه پادشاه خود معبود است پس لابد آن رعیت
بمعرض عتاب سلطانی همی افتد و نذرش را
نیز بر خاک مذلت می اندازد و اگر آن غلام قبول
کرده باشد آنهم بمحل غضب می درآید و اگر انکار کرده
باشد نقصان باو نمیرسد پس آن نذر را که
بر خاک مذلت افتاده است شخصی دیگر قصد
گرفتن نماید لابد بمقام غضب سلطانی درآید
پس ظاهر شد با وجود حاضر بودن آن ملک
حقیقی اگر نقدی یا طعامی نذر غیر الله نماید
گرفتن و خوردن آن ناجایز بود درین جزو زمان
اکثر مردمان قرآن برای تقرب مردگان میخوانند
و طعام نذر بزرگان میدهند و نقد بنام غیر الله
میدهند چنانکه این جمله عبادات موحدان محض
برای خدا می کنند چون مردمان سوال
می کنند که چرا مرتکب این امر شرک عظیم میشوید
عوام الناس جوابهای بیهوده و کلمات جهالت
بر زبان می آرند و می گویند بَلْ نَتَّبِعُ مَا أَلْفَيْنَا
عَلَيْهِ آبَاءَنَا کلام شما قبول نکنیم بلکه عمل میکنیم
و پیروی مینمائیم آن چیز را که جمع یافته ایم بران پدران
خود را یعنی از گفته شما رسوم جد و پدر نمیگذاریم

اور خون اور سور کا گوشت اور جسپر غیر خدا کا نام پکارا
جائے حرام ہے اسکی مثال یون سمجھئے کہ کوئی رعیت
بادشاہ کے سامنے اوسکے غلام کے پاس نذر لے گیا باوجودیکہ
بادشاہ خود معبود ہے پس ایسے وقت بالضرور وہ
شخص غضب سلطانی کے محل مین پڑیگا اور بادشاہ
اوسکی اس نذر کو خاک ذلت پر ڈالے گا پھر اگر یہ
نذر غلام نے قبول کر لی ہے تو وہ بھی محل غضب بادشاہی
ہوگا البتہ اگر غلام نے اوس کو قبول کرنیسے انکار کیا ہے
تو اوسکو کوئی نقصان نہ پہنچیگا پھر اوس نذر کو جو ذلت
کی خاک پر پڑی ہوئی ہے اگر کوئی اور لینے کا ارادہ
کریگا تو وہ بھی ضرور بادشاہی غضب مین گرفتار ہوگا پس
معلوم ہوا کہ باوجود ہونے اوس حقیقی بادشاہ کے اگر کوئی نقد یا
کھانا غیر خدا کی نذر کرے اوس کا لینا اور کھانا بالکل ناجائز
ہے اس اخیر زمانہ مین اکثر آدمی مُردون کی قربت کے واسطے
قرآن پڑھتے اور کھانا بزرگون کی نذر دیتے ہین اور
نقدی غیر خدا کے نام پر صرف کرتے ہین جیسا کہ موحد لوگ
یہ سب عبادتین محض خدا کے واسطے کرتے ہین جب آدمی اونسے
سوال کرتے ہین کہ تم اس شرک عظیم کے کیون مرتکب ہوتے ہو تو
عوام الناس تو بیہودہ لاجواب دیتے اور جہالت بھرے کلمے زبان
پر لاکر کہتے ہین بَلْ نَتَّبِعُ مَا أَلْفَيْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا ہم تمہارا
کہنا نہ مانینگے بلکہ جس چیز پر ہم نے اپنے باپ دادا کو جمع
پایا ہے اوسی پر عمل کرینگے اور اوسکی پیروی پر
جان دینگے یعنی تمہارے کہنے سے ہم اپنے باپ دادا کی رسم نہ چھوڑینگے

مردمانیکہ سابق مرتکب این امور شدہ اند ہیچ
مصلحتے فہمیدہ باشند بجواب ایشان خدائے
عزوجل مے فرماید وَلَوْ كَانَ آبَاؤُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ
شَيْئًا وَّلَا يَهْتَدُونَ بگو اگر آبائے شما باشند
کہ فہم نمیکردند چیزے را و ہدایت نیافتہ باشند پس
توحید چہ جائے تعجب ہست یعنے فقط رواج
آباء و شما برائے محمود بودن آن عمل دلیل نیست
تعجب نکنید و گمراہی پدران خود اگرچہ بظاہر
دلق در بر داشتہ باشند و بعضے مردمان
کہ روز چند کتاب بینی کردہ اند حیلتہا شرعی
اظہار مینمایند کہ ما قرآن بزرگان مے خوانیم و طعام
بنام غیر اللہ نمیدہیم و جانور برائے بزرگان ذبح
نمے کنیم بلکہ این امور حسنہ محض برائے خدا
میکنیم و ثوابش بہ بزرگان مے بخشیم تامل نیک
باید نمود کہ ایشان حیلہ گران اند اگر برائے خدا مے
میکنند چرا تخصیص ماہ مے نمایند مثل محرم و
ربیع الثانی و جمادی الاول و شعبان وغیرہ و
چرا تخصیص طعامہائے مرغوب بزرگان مے
نمایند مثل پلاؤ و مالیدہ وغیرہ و حصہ باموال
خود چرا مقرر مے کنند کہ او را قبل از ایام مقررہ
اذکر ہم للہ صرف نمے کنند و جانور یکہ ذبح
مے کنند چرا بروے نشان مے بندند و
پیش قبور مے برند این ہمہ شرک خالص است

اگر پہلے لوگ جو اس کام کو کر گئے ہین او نہون
نے بھی تو اسمین کچھ نہ کوئی مصلحت سمجھی ہوگی اون کے
جواب مین خدا تعالی فرماتا ہے وَلَوْ كَانَ آبَاؤُهُمْ لَا
يَعْقِلُونَ شَيْئًا وَّلَا يَهْتَدُونَ کہ ای محمد تم ان سے کہدو
بھلا اگر تمہارے باپ دادا کسی بات کو نہ سمجھتے ہون اور توحید
کیطرف راہ یاب نہون تو کیا تعجب کی بات ہے یعنے
صرف تمہارے باپ دادا کی رسم و رواج اس کام کو
پسندیدہ ہونے کی دلیل نہین ہے اپنے باپ دادا کی گمراہی
مین تعجب نہ کرو اگرچہ بظاہر گدڑی پوش ہی ہون
اور بعضے آدمی چندون کتابون کا مطالعہ کرکے شرعی
حیلہ ظاہر کرنے لگتے ہین کہ ہم قرآن بزرگون کو نہ
نہین پڑھتے غیر خدا کے نام پر کھانا نہین دیتے
بزرگون کے واسطے جانور ذبح نہین کرتے بلکہ سب نیک
کام محض خدا کیواسطے کرتے اور اوسکا ثواب بزرگون
کو بخشتے ہین غور کرنا چاہئے کہ یہ لوگ حیلہ گر نہین
تو اور کون ہین بھلا اگر خدا کے واسطے کرتے ہین تو
مہینے کی تخصیص جیسے محرم میران جی مادار شب برات
وغیرہ کی کیون کرتے ہین اور جو کھانے اون بزرگون
کو مرغوب ہوتے ہین جیسے پلاؤ مالیدہ وغیرہ کو کیون
خاص کرتے ہین اور اپنے مالون مین حصہ کیون مقرر
کرتے ہین کہ ایام مقررہ سے پہلے کچھ بھی صرف نہین کرتے
اور جس جانور کو ذبح کرتے ہین اوسپر کیون نشان لگاتے
اور قبرون کے سامنے لیجاتے ہین یہ سب صریح خالص شرک کی

که شیطان بحیله و فریب بخشیدن ثواب بدل
آنها انداخته است بسبب اینکه آن ملعون
بحضور پروردگار وعده کرده است قال
لَأَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيبًا مَفْرُوضًا
وَلَأُضِلَّنَّهُمْ وَلَأُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَآمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ
آذَانَ الْأَنْعَامِ وَلَآمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ
اللهِ وَمَنْ يَتَّخِذِ الشَّيْطَانَ وَلِيًّا مِنْ دُونِ اللهِ
فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُبِينًا گفت شیطان
از خدای عزوجل که بیشک خواهم گرفت از بندگان
تو حصه مقرر کرده شده و بیشک گمراه خواهم کرد
آنها را و به تحقیق آرزوے باطل بدل آنها
خواهم انداخت و بیشک حکم خواهم کرد ایشان
را پس ببشگافند گوشهائے چهارپایان
را و هر آئینه حکم خواهم کرد پس باید که متغیر کنند
خلق خدا یرا و هر کسیکه بگیرد شیطان را دوست
سوائے خدا پس بیشک در نقصانے افتاد
نقصانے ظاهر یعنے شیطان وعده کرده
است که از بندگان تو حصه مقرر خواهم کرد
باینطور که هر سال دو صد و پنجاه اینقدر نیاز
غیر الله بدهند یا هر سال اینقدر غله بنام فلان
بزرگ جدا نمایند و آرزوے باطل بدلها
ایشان انداخته است مثلاً این مضمون که هر شخص
نیاز این بزرگان ادا خواهد کرد ضرور این

که شیطان نے حیله اور فریب سے اون کے دلون مین
ثواب کا بخشنا اور اوسکا عطا کرنا ڈالدیا ہے کیونکہ وہ
ملعون خدا کے سامنے وعدہ کر چکا ہے قال لَأَتَّخِذَنَّ
مِنْ عِبَادِكَ نَصِيبًا مَفْرُوضًا وَلَأُضِلَّنَّهُمْ وَلَأُمَنِّيَنَّهُمْ
وَلَآمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ آذَانَ الْأَنْعَامِ
وَلَآمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللهِ وَمَنْ يَتَّخِذِ
الشَّيْطَانَ وَلِيًّا مِنْ دُونِ اللهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا
مُبِينًا خدا تعالی کی حضور مین شیطان بولا کہ
بلاشبہ مین تیرے بندون سے ایک مقرر و معین حصہ لونگا
اور بیشک مین اونھین گمراہ کرونگا اور اون کے
دلون مین جھوٹی آرزوین ڈالونگا اور مین اونہین
جانورون کے کان پھاڑنے کا حکم کرونگا مین اونہین
حکم کرونگا وہ خدا کی پیدایش کو بدل ڈالین گے
خدا تعالی فرماتا ہے اور جو شخص خدا کے سوا شیطان
کو دوست رکھے گا بلاشبہ وہ صریح اور
ظاہر نقصان مین پڑیگا یعنے شیطان نے
وعدہ کیا ہے کہ مین تیرے بندون سے
باین طور حصہ مقرر کرونگا کہ ہر برس دو سو پچاس روپیہ
مین اسقدر خدا کے غیر کی نیاز چڑھائین یا ہر برس
اتنا غلہ فلان بزرگ کے نام پر علیحدہ کرین اور
اون کے دلون مین باطل آرزوئین ڈالین یعنی
مثلاً یہ مضمون سمجھا یا ہے کہ جو شخص ان بزرگون
کی نیاز ادا کرے گا تو یہ بزرگ اوسکی ضرور

بزرگان شفاعت کرده بجنت خواهند برد
وحکم مے کنند تا خلقت خداے را متغیر
مے کنند باینطور که خود را خواجه سرا
کنند یا ریشهاء خود را بتراشند یا بطور دیگر
خود را منقلب کنند نعوذ بالله منها این
همه مکر شیطان است که بتقریب ثواب
بخشیدن بخاطر مردمان شرک مے اندازد و
وعده هائے خود را ایفا مے نماید واگر
از مردمان ثواب ختم قرآن طلب نمایند
به بخشیدنش تامل نمے کنند واگر یک روپیه
بخواهند هزار حیله درمیان آرند پس ثواب
آخرت در دل اینها قدر و وقاری ندارد
که بے تکلف بدیگران مے بخشند بحدیث
مذکور است که بروز قیامت شخصے را نیکی
وبدی بمیزان عدالت برابر خواهد شد حکم
خواهند کرد که یک عمل خیر دیگر بیار تا نیکی تو
زیاده شود و مستحق جنت شوی پیش هر یک
عزیز دست التجا دراز خواهد کرد مادر و پدر و زن
و فرزند به بخشیدن یک عمل خیر اعراض خواهند
نمود امروز چه بے باکی است که بخشیدن
هزارها عمل خیر دریغ نمے کنند مگر قدر اعمال
وخوف آخرت نمیدارند و اعمال را بس
خفیف و سبک مے انگارند و حقیقت ثواب

شفاعت کرکے جنت مین داخل کرین گے
نیز شیطان حکم کرتا ہی کہ لوگ خدا کی سدائش کو
اسیطرح بدل ڈالتے ہیں کہ اپنے کو خواجہ سرا بنا لین
یا ڈاڑیون کو منڈا ڈالتے یا کسی اور طرح اپنی شکل
پلٹ لیتے ہیں نعوذ باللہ منہا پس یہ سب شیطان
کے داؤ ہیں اور ونکو ثواب عطا کرنیکے تقریب سے
آدمیون کی دلون مین شرک ڈالتا اور اپنے
وعدون کے پورا کرنے مین کوشش کرتا
ہے دیکھئے اگر آدمیون سے قرآن مجید کے
ختم کا ثواب طلب کرتے ہین تو اوسکو دینے
مین کچھ بھی تامل نہین کرتے اور ایک روپیہ
مانگنے پر ہزارون حیلے پیدا کرتے ہین پس
ان لوگون کی دلون مین آخرت کا ثواب کو بھی
وقعت و قدر نہین رکھتا کیونکہ بے تکلف اورون کو بخشدیتے
ہین ایک حدیث مین آیا ہی کہ قیامت کے دن
ایک شخص کی نیکی اور بدی میزان عدالت مین
برابر اوترین گی حکم ہوگا کہ ایک بہلائی اور لے آ
تاکہ تیری نیکی زیادہ ہوجائے اور جنت کا مستحق ہو
پس یہ شخص ہر ایک عزیز کے آگے التجا کا ہاتھ لیجائیگا
مگر مان باپ اور جورو بچے ایک بہلائی تک دینے مین انکار
کرین گے غرضکہ ایک نیکی ڈھونڈے نہ ملیگی آج کیا شوخ چشمی
اور بیخوفی ہی کہ ہزارون نیکیون کی بخشنے مین بھی دریغ
نہین کرتے مگر بات یہ ہی کہ یہ لوگ اعمال کی قدر اور آخرت

بخشیدن باید فہمید کہ نزد بعضے علما ثواب
از بخشیدن دیگر بدیگر نمیرسد بدلیل قولہ تعالے
لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ خاص
برائے اوست ہر چہ کسب کردہ است و
بر وست ہر چہ کسب کرد و نیز از بسیاری
از آیات و احادیث بر ہمین معنی دلالت
میدارد و نیز مخالف قیاس است کہ ہنوز
قبولیت و عدم قبولیت عمل بجناب پروردگار
ظاہر نشدہ و جزا در دست این شخص موجود
نیست بدیگران چہ مے بخشد و نزد بعضے
علما مثل ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ثواب
اعمال بدنی مثل نماز و روزہ وغیرہ بدیگران
نمیرسد و ثواب عبادت مالی مثل طعام خوراندن
و چاہ کندیدن و پل بستن لہذا از بخشیدن
مردمان بدیگران میسر قیاس بر نکتہ جملہ
علما متفق اند کہ ادائے دین دیگران بعد از
آخرت برائے مردگان رہائے میشود
و نقل است کہ از پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
یارے پرسید کہ مادرم مردہ است میخواہم
کہ چیزے بکنم کہ بکارش آید حضرت بکند
چاہیے اشارۃ فرمودند اما جملہ اہل علم متفق اند
بر اینکہ بخشیدن اعمال بدیگران بسیار و متواتر
اصحاب منقول نیست باوجودیکہ از مادران

کا خوف نہیں رکھتے بلکہ اعمال کو نہایت خفیف اور
ہلکا جانتے ہیں اب ثواب کے بخشنے کی حقیقت سمجھنی چاہیے بعضے
علما کہتے ہیں کہ ایک شخص کا ثواب دوسرے شخص
کو نہیں پہونچتا اور اوسپر دلیل خدا تعالی کا قول
لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ہے یعنے ہر ایک
لئے اوسی چیز کا نفع ہے جو اوسنے کمایا اور خاص اوسی
فرد نے جو اوسنے حاصل کیا علاوہ اسکے اور بہت سی
آیات و احادیث اسی معنی پر دلالت کرتے ہیں اور
قیاس کے مخالف بھی ہے کہ ابھی تک جناب الٰہی
میں عمل کا قبول ہونا اور نہ ہونا ظاہر نہیں ہوا اور
جزا اس شخص کے ہاتھ میں نہیں ہے تو دوسرے کو
کیا بخش سکتا ہے اور بعض علما جیسے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ
علیہ کے نزدیک بدنی اعمال کا ثواب جیسے نماز روزہ
وغیرہ دوسروں کو نہیں پہونچتا مال عبادت
کا ثواب جیسے کھانا کھلانا کنواں کھودانا
پل بنوانا جو محض خدا کے واسطے آدمیوں کے بخشنے سے
دوسروں کو ثواب میں قیاس پہونچتا ہے کہ تمام
علما متفق ہیں کہ قرضداروں کے قرض ادا کرنے سے مردے
کے عذاب آخرت سے رہائی ہوتی ہے اور منقول ہے کہ
پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کسی صحابی نے دریافت کیا
کہ میری ماں مر گئی ہے میں اوسکے لئے کوئی ایسی چیز
کرنا چاہتا ہوں جو اوس کے کام آئے حضرت نے
کنواں کھودنے کا اشارہ فرمایا لیکن تمام اہل علم

و پدران و بزرگان محبت بسیار میداشتند و
حقوق آنها خوب می شناختند چندانکه مایان
نمی شناسیم ثابت نیست که اکثر این عمل بفعل
آورده باشند چنانکه باین جزو زمان بکثرت
می کنند و علما جمله متفق اند براینکه در بخشیدن
اعمال بمردگان اگر هست نفع قلیل است
اگر شخصی بزندگانی خود یک پول بدهد
بهتر ازان است که پس از وی لکهه پول بدهند
اگر شخصی تمام عمر خود را بتحصیل دنیا برباد
داده باشد و یک عمل خیر نکرده و خدای
او از و راضی نشده ممکن نیست که بعد از
مردنش اعمال خیر پس وی روانه کنند و
او را از عذاب آخرت خلاص نمایند بلبل
شیرازی همین نغمه می سراید بیت برگ
عیش بگور خویش فرست ٭ کس نیارد ز کس تو
پیش فرست ٭ علاوه ازین اینست که بخشیدن
ثواب اعمال اگرچه درست است لیکن مورث
شرک است بسبب اینکه عوام الناس فرق
نمی کنند در اینکه ثواب عبادات به بزرگان
می بخشیم یا خود عبادت برای تقرب بزرگان
و رضاء ایشان میکنیم آخر عبادات بنام
غیر الله می کنند و مشرک میشوند پس درین
زمان که کثرت اعمال شرک است خواص را

اسبات پر متفق ہین کہ اپنی کامونکا اورونکو ثواب بخشنا
بہت سی متواتر صحابیون سی منقول نہین ہی باوجودیکہ
وہ حضرات مان باپون اور بزرگون سی اس درجہ
محبت کرتے اور اون کی حقوق اسقدر پہچانتے
تھے جس قدر کہ ہم نہین پہچانتے مگر اس فعل کا
عمل مین لانا اکثر حضرات سے ثابت نہین ہوا جیسا کہ
اس زمانہ کے لوگ اس فعل کو بکثرت کیا کرتی ہین نیز
ساری علما کا اتفاق ہی کہ مردون کو اعمال کا ثواب
بخشنے مین اگر نفع ہی بھی تو بہت ہی تھوڑا ہی اگر کوئی
آدمی اپنی زندگی مین ایک پیسہ خرچ کری تو اوسکی
پیچھے لاکھ پیسون کی خرچ کرنی سی بہتر ہی اسیطرح
اگر کسی آدمی نی اپنی ساری عمر کو دنیا کی حاصل کرنی
مین ضایع اور برباد کر ڈالا اور کوئی بھی بھلا
کام نہ کیا جسکی وجہ سی خدا اوس سی ناراض ہی
تو ممکن نہین کہ اوسکی مرنیکے پیچھے اور لوگ اعمال
خیر بجا لائین اور وہ اوسکو آخرت کے عذاب سے چھڑا لین بلبل
شیرازی یون نغمہ سرا ہوتا ہی ٭ سامان عیش
اپنی قبر مین آپ بھیج ٭ کیونکہ کوئی کسی کی کام
نہین آتا ہی تو آپ مرنے سی پہلے بھیج ٭ اسکی علاوہ
یہ بات بھی ہی کہ اگرچہ اعمال کا ثواب مردونکا بخشنا درست
ہی لیکن شرک کا موجب بھی ہی کیونکہ عوام الناس تمیز
نہین کرتی ہم ان عبادتون کا ثواب بزرگون کو
بخشتے ہین یا خود بزرگون کی قربت اور رضامندی

باید کہ ازین چنین اعمال تغافل و چشم پوشی
نمایند تا در شرک بستہ نشود و ثابت است کہ
بخشیدن ضرر نیست و اگر گمان فایدہ است
نیز بسیار قلیل چیز ضرور است کہ بار کتاب
امثال این امور در شرک بکشاید و بگمان فایدۂ
قلیل ہزارہا مومن را راہ جہنم بہ نمایند از دیدن
قبور موت خود بیاد می آید کہ دنیا سراب مے
نماید با این ہمہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ
و آلہ اصحابہ و من تبعہم اجمعین اولاً ہمہ کسان را منع
فرمود کہ کسے قبر را نہ بیند و پیش زود بیہت
اینکہ مردمان تعظیمات قبور از حد زیاد و بجا
مے آورند چون ایام جاہلیت رفت و مردمان
موحدان شدند و تعظیمات قبور موقوف
کردند مردان را بدیدن قبور اجازت مثلاً
زنان را ہنوز منع ہست کہ زنان ناقص العقل
میشوند ضرور بالضرور تعظیم خلاف شرع یا
نوحہ خواہند کرد و بحق زن نوحہ کنندہ وعید
وعید عذاب آخرت وارد شدہ ہست و اگر
شخصے را منظور باشد کہ فائدہ از ما بنیاد اولیاء
و پیران و مجتہدان یا مادر و پدر برسد طریقش
ازین بہتر نیست کہ محض خالصاً للہ اعمال خیر
عبادت ادا نماید بدل جان مطیع فرمان الٰہی
گردد و ثواب عبادت بکسے نہ بخشد بلکہ خود ہم

کو واسطے عبادت کرنے ہین یہ بھی انجام کار غیر خدا کی نام
کی عبادت کرنی لگتے اور مشرک بنجاتے ہین چونکہ اس
زمانہ مین اعمال شرک کی کثرت ہی لہذا حال لوگون کو
مناسب ہے کہ اس قسم کے کامون سے غفلت اور چشم پوشی
کرین تاکہ شرک کا دروازہ بند ہو جائے اور یہ بات
ثابت ہو چکی ہی کہ اپنے اعمال غیر کو بخشنے سے ضرر نہین
اگر اسمین فائدہ خیال کیا جا سکتا ہی تو بہت ہی تھوڑا سا
پس ان جیسے کامون سے شرک کا دروازہ کھولنا کیا
ضرور ہے اور تھوڑی سی فائدہ کے خیال پر ہزارون
مسلمانون کو دوزخ کا رستہ دکھانے سے کیا فائدہ
ہی قبرون کو دیکھنے سے ہر چند کہ اپنی موت یاد آتی اور دنیا
سرا معلوم ہوتی ہی مگر پھر بھی جناب رسالت مآب صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم نے پہلے پہل سب کو منع فرمایا کہ کوئی شخص
قبر کی زیارت نکرے اور اوسکے سامنے جا کر کھڑا نہ ہو صرف
اس واسطے کہ اُس زمانہ کے آدمی قبرون کی تعظیمین حد سے
زیادہ بجا لاتے تھے لیکن جب جاہلیت کا زمانہ گذر گیا
اور موحد آدمی پیدا ہوے اور قبرون کی تعظیمین
موقوف کردین تب پھر صرف مردون ہی کو قبور کی زیارت
کی اجازت ہوئی پر عورتون کو وہی ممانعت باقی
رہی وجہ یہ عورتین ناقص العقل ہوتی ہین وہ قبرون پر
جا کر ضرور یا بالضرور کوئی خلاف شرع تعظیم یا نوحہ
کرینگی اور نوحہ کرنے والی عورت کی حق مین وعید عذاب
آخرت وارد ہوئی ہی اگر کسی شخص کو منظور ہو

نخواهد بدل اینقدر دارد که برائے رضامندی
و خوشنودی مالک خود این کار کرده ایم و مزد
در کار نداریم بلکه رحمت و عنایتش برائے بخشایش
مایان کفایت میکند چنانچه خواجه حافظ رحمة الله
تعالی علیه میفرماید بیت تو بندگی چو گدایان
بشرط مزد مکن ٭ که خواجه خود روش بنده پروری
داند خدایتعالی این مومن را اجر بسیار خواهد
داد و نیز بذوی الحقوقش ثواب خواهد رسانید
که باحادیث صحیح آمده است که ثواب اعمال
اولاد بآبا و اجداد بغیر از بخشیدن میرسد و
ثواب عامل نیز کم نمیشود و بهمین طور ثواب
اعمال شاگردان باستادان علم ظاهری یعنے
علماء و مجتهدین و استادان علم باطنی یعنے
پیران طریقت برسد مناسب است که آدم
مطیع پروردگار شود چون خدایتعالی ازین
بنده راضی خواهد شد و مقبول بارگاه خود کرد
از احوال ذوالحقوق این بنده که دلش برای
بخشایش وے متعلق است غفلت کلی نخواهد
کرد فصل پنجم در بیان ملحق بعبادت باید دانست
که سوائے شارع علیه الصلوٰة والسلام اقوام
دیگر تعظیماتیکه برائے خدا مقرر نموده اند اگر
شخصے آنرا تعظیما پیش غیر الله ادا نماید مشرک
میشود چرا که این همه ملحق بعبادت اند مثلا شخصی

کہ ہم سے انبیا اور اولیا یا پیرون یا مجتہدون یا مان باپ کو
کسی قسم کا فائدہ پہنچے تو اوسے اس طریقہ سے بہتر اور کوئی
طریقہ نہین کہ محض خالص خدا کے واسطے بہلے کام اور عبادت
بجا لائے اور دل و جان سے فرمان الہی کا مطیع ہو کر عبادتون
کا ثواب کسیکو نہ بخشے بلکہ خود بہی اونکا ثواب نچاہے ہان
دلمین صرف اسقدر خیال کرے کہ ہم نے محض اپنے مالک کی
رضامندی اور خوشنودی کے واسطے یہ کام کیا ہے اسکی مزدوری
اور اجرت ہمین درکار نہین بلکہ اوسکی رحمت و عنایت
ہماری بخشش کے واسطے کافی ہے جیسا کہ خواجہ حافظ
فرماتے ہین ٭ تو گدا اونکی طرح مزدوری کی شرط پر بندگی
نہ کر کیونکہ سردار بندہ پروری کا طریقہ آپ جانتا ہے
اس طریق پر خدا تعالی اس مسلمان کو بہت سا اجر دیگا
اور اوسکے حقدارون کو بھی ثواب پہنچائیگا کیونکہ صحیح
حدیث مین آیا ہے کہ اولاد کے عملونکا ثواب باپ دادا کو
بدون بخشے پہنچتا ہے اور کرنیوالیکا ثواب بھی کم
نہین ہوتا اسیطرح شاگردون کے عملونکا ثواب علم
ظاہری کے اوستادون یعنے عالمون اور مجتہدون
اور علم باطنی کے مرشدون یعنے پیران طریقت کو پہنچتا
ہے پس مناسب ہے کہ آدمی اپنے پروردگار کا فرمانبردار
ہو کیونکہ جب خدا تعالی اس بندہ سے راضی ہوگا اور
اپنی بارگاہ کا مقبول بنائیگا تو اس بندہ کے حقدارون
کے احوال سے کہ اسکا دل اونکی بخشایش کے ساتھ متعلق ہے
بالکل غفلت نہ کریگا پانچوین فصل اون چیزون کے

پیش بزرگی یا قبرے بیک پا استادہ شود
یا سر خود را زیر کند و پائے خود را بالا کشد
بشرک جلی گرفتار خواہد شد یا تعظیمے جدید اختراع
نماید کہ سوائے خدائے لایق قدر بزرگان نیست
البتہ مشرک خواہد شد چنانکہ مردمان بسوے
قبور قدمے چند میروند و باز ایستادہ میشوند
و کج شدہ باز پس مے آیند و بطرف آن
قبر پشت نمیکنند بلکہ بطرف پشت گامے
نہند و باز آیند و امثال این ہم برین قیاس
باید کرد بعضے مردمان میگویند کہ مایان بزرگان
را شریک خدا نمیدانیم و حل مشکلات از ایشان
نمیخواہیم بلکہ ایشان مقربان بارگاہ الٰہی ہستند ما را
ہم قریب از خدا خواہند کرد باعث ہمین است
کہ تعظیمات ایشان زیادہ از حد بجاے آریم
بجواب ایشان حق سبحانہ و تعالیٰ میفرماید
وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ مَا نَعْبُدُهُمْ
إِلَّا لِيُقَرِّبُونَا إِلَى اللَّهِ زُلْفَىٰ إِنَّ اللَّهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ
فِيمَا هُمْ فِيهِ يَخْتَلِفُونَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي
مَنْ هُوَ كَاذِبٌ كَفَّارٌ آنانکہ دوست گرفتہ اند
بجز خدا گفتند کہ عبادت نمے کنیم ایشان را
مگر برائے اینکہ نزدیک کنند مایان را بسوے
خدا در مرتبہ قرب ہر آئینہ خدا حکم مے کند میان
ایشان آنچہ کہ اختلاف دارند ہر آئینہ خدا راہ نمی نماید

بیان مین جو عبارات کے مشابہ ہین جاننا چاہئے کہ شارع
علیہ السلام کے علاوہ اور لوگون نے جو تعظیمین خدا کے واسطے مقرر
کی ہین اگر کوئی شخص اونہین غیر خدا کے سامنے تعظیماً بجا
لائیگا مشرک ہوگا کیونکہ عبادات کے مشابہ ہین مثلاً کوئی
شخص کسی بزرگ یا قبر کے آگے ایک پانون کے بل کہڑا ہوگا
یا سر نیچے اور پانون اوپر کریگا شرک جلی مین گرفتار ہوگا
یا کوئی ایسی نئی تعظیم پیدا کرے جو خدا کے علاوہ بزرگون
کی قدر کے لایق نہو تو بھی مشرک ہوگا جیسا کہ بعض
آدمی قبرونکی طرف چند قدم چلتے پہر ٹہرتے اور ٹیڑہے ہوکر واپس
آتے ہین اور اوس قبر کی طرف پیٹھ نہین کرتے بلکہ
پچھلے قدم ہٹکر آتے ہین اسیطرح ان جیسے اور کامون
کو اسپر قیاس کرنا چاہئے بعضے آدمی کہنے لگتے ہین کہ ہم
بزرگون کو خدا کا شریک نہین جانتے اور نہ اون سے
مشکل کشائی کی خواستگار ہوتے ہین بلکہ وہ لوگ چونکہ
دربار الٰہی کے مقرب ہین تو ہم کو بھی خدا سے قریب کردینگے اسیوجہ
سے ہم اونکی تعظیم حد سے زیادہ بجا لاتے ہین حق تعالیٰ اونکے
جواب مین فرماتا ہے وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ
مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَا إِلَى اللَّهِ زُلْفَىٰ إِنَّ اللَّهَ يَحْكُمُ
بَيْنَهُمْ فِيمَا هُمْ فِيهِ يَخْتَلِفُونَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي
مَنْ هُوَ كَاذِبٌ كَفَّارٌ جو لوگ خدا کے علاوہ اور
لوگون کو دوست رکھتے ہین کہتے ہین ہم انکو صرف
اسواسطے پوجتے ہین کہ یہ ہمکو مرتبہ قرب مین خدا کی
طرف نزدیک کردینگے خدا تعالیٰ انمین حکم کرتا ہے

کسے راکہ دروغ گوئی کافر است یعنے درمیان
موحدان ومشرکان اختلاف است موحدان
میگویند کہ این اعمال شرک است از خدا
دور مے افگند ومشرکان میگویند کہ این
تعظیمات بزرگان موجب قرب خدا است
خداوند تعالیٰ فرمود کہ ما حکم مے کنیم درمیانہ
اختلاف شمایان وقول فیصل میگوئیم مشرکان
کاذب اند در قول خود کہ میگویند کہ ما تعظیم و
عبادت بزرگان نمے کنیم مگر برائے اینکہ
ما را از خدا قریب مے کنند بلکہ عبادت بزرگان
برائے دفع بلا مینمایند وبزرگان را فادر برفع حوائج
میدانند وغیر اللہ را دست داشتن وعبادتش
کردن آدم را کافر مے کند چگونہ موجب قرب
الٰہی خواہد شود وہدایت بدست خدا است
واو تعالیٰ ہدایت نخواہد کرد این مشرکان را دروغ
گوئی را کہ میگویند قریب کردن از خدا تعالیٰ
باختیار بزرگان لیست اِنَّكَ لَا تَهْدِیْ
مَنْ اَحْبَبْتَ را فراموش مے کنند

فصل ششم در بیان اشراک فی العادات

باید دانست کہ موحدان را عادت دیگر
مے باشد ومشرکان را دیگر موحدان در
نشستن وبرخواستن وبر پہلو گردانیدن
نام خدائے بیاد مے آرند یعنے یا اللہ

جس چیز مین کہ یہ اختلاف کرتے ہین البتہ خدا اسکو
پر نہین لگاتا اوس شخص کو کہ جھوٹا اور کافر
ہے یعنے موحدون اور مشرکون مین اختلاف
ہے موحد کہتے ہین کہ یہ اعمال شرکیہ ہین خدا
سے دوری پیدا کرتے ہین مشرک کہتے ہین کہ یہ
بزرگون کی تعظیمین خدا کی قربت کا موجب ہین خدا
تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم تمہارے اختلاف مین صاف
حکم اور فیصل قول بیان کرتے ہین کہ مشرک اپنے
قول مین محض جھوٹے ہین اگرچہ بظاہر کہتے ہین
کہ ہم بزرگون کی تعظیم وعبادت صرف ہو اسطے کرتے
ہین کہ وہ ہم کو خدا سے قریب کردینگے مگر درحقیقت بلا
کسی فعیہ کے واسطے بزرگون کو عبادت کرتے ہین اور
حاجتون کو پورا کرنے پر انہین قادر جانتے ہین حالانکہ غیر
خدا کو دوست رکھنا اور اوسکی عبادت کرنا آدمی کو
کافر بنا دیتا ہے کیونکر قرب الٰہی کا موجب ہوگا
حالانکہ ہدایت خدا کے ہاتھ مین ہے اور حق تعالیٰ
ان جھوٹے مشرکون کو جو کہتے ہین کہ خدا تعالیٰ اسکے
نزدیک کرنا بزرگون کے اختیار مین ہے راہ پر نہین
لگاتا یہ کمبخت آیہ اِنَّكَ لَا تَهْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ
وَلٰكِنَّ اللّٰهَ یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ بھول گئے ہین

چھٹی فصل عادت ہین شرک کرنے کی بیان مین

جاننا چاہیئے کہ موحدون کی اور عادت اور مشرکون
کی اور عادت ہوا کرتی ہے موحد بیٹھنے اوٹھنے کروٹ

ویارب ویاکریم وامثال این الفاظ مے
گویند چنانکہ حکم ہست فاذکروا اللہ
قیاما وقعودا وعلی جنوبکم یاد آرید
نام خدارا درنشستن و برخاستن و برپہلوہاے
خود و بعضے مردمان عکس این آیہ یا پیر
یا خواجہ یا علی مے گویند مومن را ازین خدا
واجب ہست وقول خود را موکد بقسم کردن
از عادی ضروری انسان ہست لایق
سوگند ہمون ذات پاک ہست کہ سوگند
دلالت برا علی مرتبہ تعظیم و محبت و حاضر
و ناظر بودن خدامے کند این معنی لایق
بزرگان نیست اطفال خود را بنامی مشہور
نباید کرد کہ در وشرک لازم آید مثل عبدالرسول
وبندہ علی و غلام غوث بروز قیامت روبروے
آن شہنشاہ چون ندا کردہ خواہد شد کہ بیارید
بندہ علی صاحب این اسم چہ شرمساری ہا خواہد
کشید و عزیزان را وقت رخصت نباید گفت
کہ بفلان بزرگ سپردم بلکہ مثل این کلمہ بزبان
آرند کہ خدایار تو باد و بخدائے عزوجل سپردم
کہ حافظ و ناصر از اسماء الٰہی ہست وقتیکہ آب
سرد بیاشامند یا غذائے لطیف خورند
ویا باد خوش وند و یا بوئے خوش از گل و ریحان
بدماغ آیند شکر خالق آن نعمت بجا باید آورد و یاد

لیتے خدا کا نام لیا کرتے یعنی یا خدا یارب یا کریم
اور ان جیسے الفاظ کہتے ہین جیسا کہ اوسنے خود حکم
فرمایا ہے فاذکروا اللہ قیاما وقعودا وعلی
جنوبکم کہ خدا کو اوٹھتے بیٹھتے اور کروٹون کے
بل یاد کرو مگر بعضے آدمی اسکے برعکس یا پیر یا خواجہ
یا علی کہتے ہین مومن کو ان باتون سے پرہیز کرنا
واجب ہے اور چونکہ انسان کی ضروری عادت ہے
کہ وہ اپنے قول کو قسم کے ساتھ موکد کیا کرتا ہے
تو قسم کے لائق وہی پاک ذات ہے کیونکہ قسم کھانا
خدا کو اعلی مرتبہ اور تعظیم و محبت اور اسکو حاضر ناظر ہونے پر
دلالت کرتا ہے بہ معنی بزرگون کے لایق نہین
ہین اور اپنے بچون کو نام ایسے نام سے مشہور نکرنا
چاہیے جس مین شرک لازم آتا ہے جیسے عبدالرسول
بندہ علی وغیرہ ۔ ۔ ۔ قیامت کے
دن جب اوس شہنشاہ کے سامنے ندا کیجائیگی
کہ بندہ علی کو حاضر کرو تو اوسوقت اس نام
والے کو کیسی شرمندگی حاصل ہوگی اسیطرح
اپنے عزیزون کو رخصت کرنیکے وقت یون کہنا
نچاہیے کہ تمہین فلان بزرگ کو سونپا بلکہ یہ کلمہ زبان پر
لائے کہ خدا تیرا مددگار ہے اور تجھے خدا کو سونپا
وجہ یہ حافظ و ناصر خدا کے نامون مین سے دو نام
ہین علی ہذا القیاس جب ٹھنڈا پانی پیئین یا لطیف
غذا کھائین یا عمدہ ہوا چلے یا گل و ریحان کی خوشبو

دیگران نباید کرد بے انصافی محض است
کہ منعم حقیقی را کہ آن نعمتہائے پیدا کردہ و
بخشیدہ اوست فراموش کنیم و نام غیر اللہ بر
زبان آریم **بیت** ای چہ نیکیہا کہ با من کردہ
با ہزاران ناز ہا پروردہ بدان لعین از نعمت
محروم باد کان بیارد نام غیرت را بیاد ٭

فصل ہفتم در بیان بت پرستی باید فہمید کہ
اگرچہ در لغت بت پرستی صورت پرستی را
گویند اما در شرع معنی دیگر دارد یعنے تراشیدہ
دست خود را پرستیدن موقوف بر تصویر
نیست ندیدہ کہ نصاریٰ تصویر حضرت عیسیٰ
علیہ السلام را از دست خود مے تراشند
و پرستش مے کنند پس اگر تصویر بزرگان
بسازند و تعظیمانش بجا آرند و یا نقل تربت
حضرت حسین علیہ السلام یا نشانی بسازند
و نام بزرگان منسوب کنند از اقسام بت پرستی
باشد و نشان قدم پرستگی منقش کردن و آنرا
نقش قدم جناب رسالت مآب صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم قرار دادہ تعظیمانش بجا
آوردن بر ہمین قیاس باید کرد و از ہمین
اقسام باشد پرستش قبرہا و آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم بر کسانیکہ چراغ بر قبور برند
لعنت فرمودہ است و بنا مکانات بر قبور

سے دماغ معطر تو ان نعمتون کو پیدا کرنیوالیکا شکر
بجالانا چاہئے نہ کہ وقت اورون کو یاد کرنا چاہیے
بڑی بے انصافی کی بات ہے حقیقی منعم کو جسنے یہ نعمتین پیدا
کرکے بخشی ہین بھولنا اور اوسکے غیر کا نام زبان پر
لاتے ہین ای وہ پاک ذات کہ کس قدر نیکیان
میرے ساتھ تو نے کی ہین ہزارون ناز سے پالا ہے وہ مردود
تیری نعمت سے محروم رہے جو تیرے غیر کا نام یاد کرتا
ہے **ساتوین فصل** بت پرستی کے بیان مین جاننا
چاہئے اگرچہ لغت مین صورت پرستی کو بت پرستی
کہتے ہین لیکن شرع مین اسکے اور معنی ہین یعنے اپنے
ہاتھ کی تراشی ہوئی چیز کو پوجنا پس بت پرستی تصویر
ہی پر موقوف نہین ہے دیکھئے نصاری حضرت
عیسے علیہ السلام کی تصویر ہاتھ سے گھڑکر پرستش کرتے
ہین پس اگر بزرگون کی تصویرین بناکر اونکی تعظیم
بجالائین یا حضرت امام حسین کی تربت کی نقل یا کوئی
نشان بناکر بزرگون کی طرف منسوب کرین سب
بت پرستی کی قسمین ہین اور کسی پتھر پر قدم کا نشان
منقش کرنا اور اوسے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ
وسلم کا نقش قدم قرار دیکر اوسکی تعظیم بجالانا کو اسی پر
قیاس کرنا چاہئے اور انہین قسمون مین قبرونکی
پرستش بھی داخل ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے قبرون
پر چراغ جلانے والون پر لعنت کی ہے اور قبرون پر
مکان بنانے اور اونہین اینٹ سے پختہ

ساختن و بخشت پختہ بستن و از جص سفید کردن
واز گچ محکم ساختنش را منع فرمودہ و موجبش
ہمین است کہ تزئین قبور باعث شرک
میشود و اسراف مال است آنچہ حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم حضرت مرتضی علی کرم اللہ وجہہ را
در باب قبور ارشاد فرمودہ بود ند با حادیث
صحیحہ وارد است و بہمہ کس معلوم و مسلم احتیاج
تصریحش نیست تعظیمات درختان و مکانات
سوائے مسجد بجا آوردن را نیز بر ہمین قیاس
نمائی نشنیدہ کہ بزیر درخت بیعت الرضوان
شدہ بود عمر رضی اللہ عنہ آنرا از بیخ بر کندید
کہ مبادا تعظیمش بجا آرند و بدریای شرک
مستغرق شوند واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب فقط

کرنے اور چونے سے سفید کرنے اور گچ سے
مضبوط کرنے سے منع فرمایا ہے اسکی وجہ یہ ہے
کہ قبور کی زینت شرک کا باعث اور
اصراف مال کی وجہ ہوتی ہے حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے جو کچھ حضرت علی کرم اللہ وجہہ
سے فرمایا تھا وہ صحیح حدیثون مین وارد ہے
اور سب لوگون کو معلوم اور مسلم اوس کی
تصریح کی چندان ضرورت نہین نیز مسجد کے علاوہ
درختون اور مکانون کی تعظیم بجالانے کو اسی پر قیاس کیجئے
کیا آپنے نہین سنا کہ جب بیعت رضوان کا درخت
زیارت گاہ ہوگیا تو حضرت عمر نے باین وجہ اوسے جڑ سے
اکھیڑ ڈالا کہ مبادا لوگ اسکی تعظیم بجالاین اور شرک کے
دریا مین ڈوب جائین واللہ اعلم بالصواب

ابیات

فرمود رسول آنگارا
من نیز برادرم شمارا
ہرگز نہ عبادتم نمایید
نہ غوث و قطب و انبیارا
من مشکل خود نمے کشایم
بر غیر مرا کجاست یارا
طاقت نبود سوائے ایزد
درویش و فقیر و اولیارا

ابیات

آیا ہے حدیث مین یہ ظاہر
بھائی سمجھو شہ مدار کو تو
ہرگز نہ کرو میری پرستش
پوجو نہ ولی نہ انبیا کو
کھلتے نہین مجھسے میرے عقدے
دیجائے مدد جو ماسوا کو
طاقت یہ نہین سوا خدا کے
درویش و فقیر و اولیا کو

کار صلحا دعاست لیکن
نیکو تکا دعا ہے کام لیکن

تبدیل نمے کنند قضا را
کر سکتے نہین بدل قضا کو

جز حق نبود کہ دست گیرد
جز حق نملا کہین سہارا

مسکین و غریب بے نوا را
مسکین و غریب و بینوا کو

مخصوص بحق بود عبادت
اللہ کی بندگی ہے مخصوص

با بندہ بس است شرک ندا را
تم چھوڑ دو غیر کی ندا کو

غیر از درشاہ بندہ پرور
دروازہ کو چھوڑ کر خدا کے

پیش کہ بریم التجا را
لیجائین کہان ہم التجا کو

ہم درد تو دادۂ خدایا
بھیجا ہے مرض الٰہی تو نے

ہم از تو طلب کنم دوا را
مین تجھ سے طلب کرون دوا کو

تو مشکل دشمنان کشائی
تو دشمنون کی مدد کرے جب

تا چند گذاری آشنا را
محروم رکھے گا آشنا کو ؟

جز ذات خدا بہ پیش دیگر
جز ذات خدا کسیکے آگے

ہرگز نہ برید ماجرا را
لیجاؤ کبھی نہ تم دعا کو

تو بندۂ بندگان چرائی
کیون بندۂ بندگان بنا ہے

بگذاشتی درِ خدا را
چھوڑا ہے عبث درِ خدا کو

حاجت طلبی بغیر مولا
حاجت طلبی سوائے مولا

عیب است غلام باوفا را
ہے عیب غلام باوفا کو

ہر کہ شریک با خدا کرد
جسنے کہ کیا شریک حق کا

در دوزخ نار ساخت جا را
دیکھے گا عذاب ہاویا کو

از شرک گریز صد منازل
تو شرک سے بھاگ منزلون دور

تو نار سقر مکن گوا را
دوزخ کی نہ سیر ہے بلا کو

فرمود خدا کہ مردہ وگر
قرآن مین صریح ہے کہ مولے

نشنید گہے ز کس ندا را
سنتے ہی نہین کبھی ندا کو

فریاد کنید آن خدارا
فریاد کرو اُسی خدا سے

کان مے شنود ز تو نمارا
سنتا ہی ہمیشہ جو دعا کو

تا بوت و نشان و قبر و نیزہ
تا بوت و نشان سب ہین تہمہ

این جملہ بمثل سنگ خارا
کیا دفع کرین کسی بلا کو

در قبر بود سوال اعمال
پوچھین گے کہ ہین حال اعمال

پرسند نہ حال کربلارا
کب چھیڑین گے ذکر کربلا کو

عالم بنماز و روزہ مغرور
کس کام کا ہے نماز و روزہ

شرک و کفرش گرفت پارا
جب سجدہ کروگے ماسوا کو

مغرور شدی بنقش دیوار
ہے تجھکو تو عشق نقش دیوار

ملحوظ نمے کنی بنارا
کیجہہ دیکھ تزلزل بنا کو

صد حیف کہ عالمان این دہر
افسوس کہ اس صدی کے عالم

کردند شعار خود دغارا
لے بیٹھے ہین شیوۂ دغا کو

قرآن و حدیث را بپوشند
قرآن و حدیث کو چھپا کر

تبدیل کنند مدعارا
ظاہر کرتے ہین مدعا کو

مشرک شدہ زاہد و مشائخ
مشرک ہین وہ زاہد و مشائخ

گیرند برائے زر ریارا
کرتے ہین پسند جو ریا کو

گویند یکیست مرشد و حق
مرشد کو خدا سمجھ رہے ہین

باید کہ کنید سجدہ مارا
بھولے ہوئے ہین یہ سب خدا کو

اے مومن پاک دین مسلمان
اے مومن پاک دین مسلمان

گر خواستی رہ رضارا
گر چاہتا ہے رہ رضا کو

قرآن و حدیث را بسر نہ
قرآن و حدیث رکھلے سر پر

بگذار کلام ماسوارا
اور چھوڑ کلام ماسوا کو

MAULANA AZAD LIBRARY ALIGARH

۱۱۸۳۶